REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵

شمارہ ۲۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائبین :- بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ ؍احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اور جماعتی دینیہ کے سرکرنے میں ہمہ تن معروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بوجہ پیرانہ سالی کمزور چلی آرہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان مع تمام درویشانِ کرام و احباب جماعت احمدیہ خیریت سے ہیں۔

● محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان جماعتی کام سے مورخہ ۲۰ ؍جون ۸۶ء کو چند یوم کے لئے مدراس، بنگلور اور حیدر آباد تشریف لے گئے ہیں۔ اُن کی جگہ محترم چوہدری عبد القدیر صاحب قائمقام ناظرِ اعلیٰ کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

Ahmadiyya Markazi Library Receipt No. Dated Qadian 143516

۱۸ ؍شوال ۱۴۰۶ ہجری — ۲۶ ؍احسان ۱۳۶۵ ہش — ۲۶ ؍جون ۱۹۸۶ء

اِس مقدمہ میں خوب غور کرکے دیکھ لو کہ حق پر کون ہے؟

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اِس وقت مسیح کے آنے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر دوسری وجوہ اور ضروریات کو چھوڑ دیا جاوے تو سلسلہ مماثلت موسوی کے لحاظ سے بھی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے۔ غرض میں تو بروز کی ایک نظیر پیش کرتا ہوں۔ لیکن جو یہ کہتے ہیں کہ نہیں خود حضرت مسیح ہی دوبارہ آئیں گے انہیں بھی تو کوئی نظیر پیش کرنی چاہیئے اور اگر وہ نہیں کر سکتے اور یقیناً نہیں کر سکتے تو کیوں ایسی بات کرتے ہیں جو محدثات میں داخل ہے۔ محدثات سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ ہلاکت کی راہ ہے ...... ایک ہی رنگ کا مقدمہ جبکہ ایک پیغمبر کے حضور فیصلہ ہو چکا ہے۔ اب اس فیصلہ کے خلاف مسیح کو خود آسمان سے یہ کیوں اُتارتے ہیں؟ آپ ہی مسیح نے ایلیا کے مقدمہ کا فیصلہ کیا اور ثابت کر دیا کہ دوبارہ آمد سے بروزی آمد مراد ہوتی ہے۔ اور ایلیا کے رنگ میں یحییٰ آیا۔ مگر اب یہ مسلمان اس نظیر کے ہوتے ہوئے بھی اس وقت تک راضی نہیں ہوتے جب تک خود مسیح کو آسمان سے نہ اُتار لیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ تم اور تمہارے سب معاون مل کر دُعائیں کرو کہ مسیح آسمان سے اُتر آوے پھر دیکھ لو کہ وہ اُترتا ہے یا نہیں۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر ساری عمر ٹکریں مارتے رہو اور ایسی دُعائیں کرتے کرتے ناک بھی رگڑ جاویں تب بھی وہ آسمان سے نہیں آئے گا۔ کیونکہ آنے والا تو آچکا ......

اِس مقدمہ میں خوب غور کرکے دیکھ لو کہ حق پر کون ہے؟ عقل اور فراست ہمارے ساتھ ہے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ ہیں کیونکہ آپؐ نے معراج کی رات حضرت مسیح کو مُردوں میں دیکھا۔ پھر صحابہؓ کا اجماع مسیح کی وفات پر ہو چکا ہے قرآن شریف میری تائید کرتا ہے ...... اس قدر شواہد اور دلائل کے ہوتے ہوئے میں کیونکر تسلیم کر لوں کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں صحیح ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی وحی مجھے مسیح موعود ٹھہراتی ہے۔ پھر میں مُلانوں کی بات مانوں یا خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان لاؤں؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی وحی کو میں ہرگز نہیں چھوڑ سکتا خواہ ساری دُنیا میری دُشمن ہو جائے اور ایک بھی شخص میرے ساتھ نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳ تا ۵)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ ؍فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء

کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ ؍فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرماسکیں ۔

—(الداعی)—

ناظر دعوۃ و تبلیغ

صدر انجمن احمدیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر :- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ احسان ۱۳۶۵ ہش

ع

ابنِ مریم ہوں مگر اُترا نہیں مَیں چرخ سے

(۲) (المسیح الموعودؑ)

سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمتِ محمدیہ میں مبعوث ہونے والے مُصلح کو "مسیح ابنِ مریم" کے نام سے جو یاد فرمایا، اس کی تین بڑی حکمتوں کا ہم نے گزشتہ اشاعت کے اداریہ میں اجمالی تذکرہ کیا تھا۔ اب ذیل میں اُن کی قدرے تفصیل پیش کی جارہی ہے:۔

اوّل:۔ پہلی حکمت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام، ابنِ مریم کے نام پر آکر دُنیا پر یہ ثابت کردے کہ دُنیا کا نجات دہندہ "خداوند یسوع مسیح" نہیں بلکہ خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک وجود ہے۔

چنانچہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے آکر

- قرآن کریم اور خود اناجیل کے اپنے بیانات سے یہ ثابت کردیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک فردِ بشر اور بنی اسرائیل کے ایک رسول تھے۔
- اور مسیح ابنِ مریم کی مفروضہ اُلوہیت کی دلائلِ قاطعہ سے تردید فرمادی۔
- پھر عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کردیا کہ زندہ اور زندگی بخش نبی صرف اور صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والاصفات ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح)

نیز فرمایا:۔

"یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جس کو دُنیا نہیں جانتی ہم نے اُس خدا کو اس نبیؐ کے ذریعہ سے دیکھ لیا۔ اور وہ وحیٔ الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اس نبیؐ کی برکت سے کھولا گیا۔ اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصہ اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اس نبیؐ کے ذریعہ وہ معجزات بھی دیکھ لئے اور ہم نے اس نبیؐ کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔ مگر تعجب ہے کہ دُنیا اس سے بے خبر ہے۔ مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیوں کیا۔ مگر مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰ سے بڑھ کر بھی ہوسکتا ہے۔" (چشمۂ مسیحی صفحہ ۲۸ - ۲۹)

یہی وہ مضمون ہے جس کو حضور علیہ السلام نے اپنے ان اشعار میں بیان فرمایا ہے جس کو نادان معترضین توہینِ مسیحؑ کے الزام کا عنوان بنادیتے ہیں۔ مگر نہیں جانتے کہ اُن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کس قدر عالی مرتبہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں ؎

زندگی بخش جامِ احمدؐ ہے
کیا ہی پیارا یہ نامِ احمدؐ ہے

لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقامِ احمدؐ ہے

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلامِ احمدؐ ہے

(دافع البلاء ص۲۰ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

دوم:۔ صحیح بخاری اور مسلم کی احادیث میں مسیح موعود کا اہم کام کسرِ صلیب بتایا گیا ہے۔ گویا اس طرح مسیح موعود کے زمانہ بعثت کی بھی واضح طور پر تعیین کردی گئی ہے۔ یعنی جس زمانہ میں صلیبی فتنہ کا زور ہوگا اُس زمانہ میں اس فتنہ کو فرو کرنے کے لئے جو مُصلح مبعوث ہوگا وہی مسیح موعود کہلائے گا۔ اور اسی کے ہاتھوں صلیبی شوکت کا توڑنا مقدر کیا گیا ہے۔ چنانچہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی بعثت کے وقت صلیبی فتنہ کا اس قدر زور تھا کہ عیسائی دُنیا کی طرف سے یہ نعرے بلند ہو رہے تھے کہ ہندوستان میں مسلمان دیکھنے کو نہیں ملے گا۔ افریقہ عیسائیت کی جیب میں ہے۔ نعوذ باللہ اب خانہ کعبہ پر بھی عیسائی پرچم لہرایا جائے گا ——— ایسے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ رُوحانی بطلِ جلیل کسرِ صلیب کے کام پر مامور ہوا۔ اور اب حالت یہ ہے کہ عیسائی پادری آگے آگے بھاگتے ہیں اور پیچھے پیچھے احمدی مبلّغ۔ حتیٰ کہ اس کامیاب جہاد کا تذکرہ کرتے ہوئے مشہور مفکر اور ادیب مسٹر برنارڈشا لکھتے ہیں:۔

"مجھے یقین ہے کہ ساری برطانوی سلطنت ایک قسم کا اصلاح شدہ اسلام اسی صدی کے اختتام پر قبول کرلے گی"۔ (on getting married By George Bernard shaw)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مَیں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ مَیں آسمان سے اُترا ہوں اُن پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں ہیں ...... اور اگر مَیں چُپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اُترے ہیں اپنا کام بند نہیں کرسکتے۔ اور اُن کے ہاتھ میں بڑی بڑی گُرزیں ہیں جو صلیب کے توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کو کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔" (رسالہ فتح اسلام ص۱۲)

نیز فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو کیونکر اور کن دلائل سے کسرِ صلیب کرنا چاہیئے۔ کیا جنگ اور لڑائیوں سے جس طرح ہمارے مخالف مولویوں کا عقیدہ ہے یا کسی اور طور پر؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مولوی لوگ اس عقیدہ میں سراسر غلطی پر ہیں۔ مسیح موعود کا منصب ہرگز نہیں ہے کہ وہ جنگ اور لڑائیاں کرے۔ بلکہ اس کا منصب یہ ہے کہ **حججِ عقلیہ اور آیاتِ سماویہ اور دُعا** سے اس فتنہ کو فرو کرے۔ یہ تین ہتھیار خدا تعالےٰ نے اس کو دیئے ہیں۔ اور تینوں میں ایسی اعجازی قوت رکھی ہے جس میں اس کا غیر ہرگز اس سے مقابلہ نہیں کرسکے گا۔ آخر اس طور سے صلیب کو توڑا جائے گا یہاں تک کہ ہر ایک محقق کی نظر سے اس کی عظمت اور بزرگی جاتی رہے گی۔ اور رفتہ رفتہ توحید قبول کرنے کے وسیع دروازے کُھل گئے۔" (کتاب البریہ صفحہ ۳۲)

صلیب کے بُنیادی سُتون کو ریزہ ریزہ کردینے کے ضمن میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"موتِ مسیح کے مسئلہ نے صلیب کو پاش پاش کردیا ہے۔ کیونکہ جب یہ ثابت ہوگیا کہ مسیح صلیب پر مرا ہی نہیں بلکہ وہ اپنی طبعی موت سے کشمیر میں آکر مرا۔ تو کوئی عقلمند ہمیں بتلائے کہ اس سے صلیب کا باقی کیا رہتا ہے۔ اگر تعصب اور ضد نے بالکل ہی انسان کے دل کو تاریک اور اس کی عقل کو ناقابلِ فیصلہ نہ بنادیا ہو تو ایک عیسائی کو بھی یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ اس مسئلہ سے عیسائی دُنیا کا سارا تار و پود اُدھڑ جاتا ہے۔" (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۲ء ص۲)

سوم:۔ چونکہ مسلمانوں نے بدقسمتی سے یہود کا رنگ پکڑ لیا ہے اس لئے ضرور تھا کہ اُن میں جو مُصلح آئے وہ بھی مسیح کا ہمرنگ ہو۔ تفصیل کی گنجائش نہیں۔ مسلمانوں کا جو حال ہے وہ علامہ اقبال کے اس شعر سے عیاں ہے۔ کہتے ہیں ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مَیں اپنے دعویٰ کی نسبت اس قدر بیان کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مَیں عین ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا اور نہ صرف تقویٰ و طہارت کو چھوڑا بلکہ اُن یہود کی طرح جو عیسیٰ کے وقت میں تھے سچائی کے دشمن ہوگئے۔ تب بالمقابل خدا تعالیٰ نے میرا نام مسیح رکھ دیا۔ نہ صرف یہ کہ مَیں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بُلاتا ہوں بلکہ خود زمانے نے مجھے بُلایا ہے۔" (پیغامِ صلح)

حضور علیہ السلام ہی کے الفاظ پر ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ رسالہ چشمۂ مسیحی میں نجات کے حصول اور اسلام کی برکات کا ذکر کرنے کے بعد آخر پر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور محض للہ آپ کو صلاح دیتے ہیں کہ اگر آپ زندہ برکات کے خواہاں ہیں تو اس مسیح کا نام نہ لو جو مدت ہوئی کہ فوت ہوچکا اور ایک ذرہ اس کی زندہ برکات موجود نہیں ...... بلکہ چاہیئے کہ محمدی مسیح کے سلسلہ میں داخل ہوں جو اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ ہے۔ اور نقد برکات پیش کرتا ہے۔ آئندہ اختیار ہے۔"

اللہ تعالےٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو اس روشن حقیقت کے سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق بخشے

اَللّٰھُمَّ آمین!

محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجالسِ عرفان

محترمہ ثریا غازی صاحبہ لندن

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجالسِ عرفان میں مورخہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۵ و ۲۶ اپریل ۸۶ کو پیش کئے گئے بعض سوالوں کے جواب ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

(قائم مقام مدیر)

س: اسلامی تعلیم کے مطابق شیطان کا تصور کیا ہے؟

ج: فرمایا قرآن مجید میں لفظ شیطان وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے اس سے ایسے لوگ بھی مراد ہیں جو دوسروں کو برائی کرنے پر اُکسانے کی بھی قوت رکھتے ہیں خواہ ان کا تعلق عوام الناس سے ہو یا بڑے لوگوں یعنی لیڈر قسم کے لوگوں سے۔ نیز ایسے لوگ جو قوموں اور افراد کی تباہی اور بربادی کی طرف راہنمائی کرتے ہیں شیطان ہی کہلائیں گے۔ یہ بہت ممکن ہے کہ حضرت آدمؑ کے وقت میں ایک ہی انسان نے شیطان اور ابلیس کا کردار ادا کیا ہو جس کی بناء پر اس کو بیک وقت شیطان اور ابلیس کا نام دیا گیا ہے۔ جہاں شیطان کے لفظ کا اطلاق وسیع معنوں میں مختلف زمانوں کے مختلف لوگوں پر ہوتا ہے وہاں ابلیس کا لفظ محدود معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ابلیس کا تعلق انبیاء کرام کی بعثت کے ساتھ ہے۔ جب کبھی اللہ تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کے لئے کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے تو کوئی نہ کوئی ابلیس اس کی مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے وہ اس خاص دور کے شیطان کا سردار ہوتا ہے جس طرح آنحضرتؐ کا ابلیس ابوجہل تھا۔ اسی طرح حضرت آدمؑ کے وقت میں ابلیس ان کا سب سے بڑا فتنہ پرداز مخالف تھا جس کی سرکردگی میں مخالف گروہ نے مخالفت کی یہ ضروری نہیں کہ ایک نبی کے وقت میں صرف ایک ہی ابلیس ہو ایک سے زیادہ ابلیس بھی ہو سکتے ہیں فرمایا جہاں تک میں نے اس پر غور کیا ہے مجھے یقین ہے کہ انبیاء کرام کے وقت میں شیاطین کے سردار کو ابلیس کا نام دیا گیا ہے آنحضرتؐ نے ہر انسان میں برائی کے رجحان کو بھی شیطان کا نام دیا ہے۔

س: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ آنحضرتؐ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ کے اُمتی کو آپؐ کے واسطے سے نبوت حاصل ہو سکتی ہے اس لحاظ سے کیا حضرت موسیٰؑ کے واسطے سے حضرت عیسیٰؑ کو نبوت حاصل نہ ہوئی؟

ج: فرمایا آنحضرتؐ کے لئے وسیلے اور واسطے کی جو اصطلاح قرآن کریم نے استعمال کی ہے اس کا وہی مطلب ہے جو بائیبل میں حضرت عیسیٰؑ نے لوگوں کو اپنی طرف بلاتے ہوئے استعمال کی ہے یعنی میں ایک راستہ ہوں میں ایک روشنی ہوں اس لحاظ سے تمام نبی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ایک راستہ یا وسیلہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ ایک راستہ ہوتا ہے جو انسانوں کو خدا تک لے جاتا ہے اگر وہ نبی نہ آتا تو لوگوں کو خدا کی طرف جانے والا راستہ نہ ملتا اور لوگ گمراہ ہی رہتے لیکن حضرت مسیح موعودؑ جب یہ اصطلاح آنحضرتؐ کے متعلق استعمال کرتے ہیں تو وہ ان عام معنوں میں نہیں کرتے بلکہ خاص معنوں میں استعمال کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ آنحضرتؐ اس شخص کو جو آپ پر یقین رکھتا ہے خدا تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی جو شخص آپؐ کی مکمل پیروی کرے اس کی راہنمائی نبوت کے اعلیٰ مقام تک بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اب صرف آپؐ کی مکمل پیروی کرنے والے ہی نبوت کے اعلیٰ مقام تک پہنچ سکیں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بیان کے مطابق کسی اور نبی کی معرفت ایسا نہیں کیا گیا۔ اگرچہ حضرت عیسیٰؑ نے حضرت موسیٰؑ کی پیروی کی لیکن انہوں نے حضرت موسیٰؑ کی ذات کو مثالی نمونہ بنا کر پیروی نہیں کی۔ ان کی کتاب میں حضرت موسیٰؑ کا کہیں ذکر نہیں ملتا اور نہ ہی کسی خاص محبت اور اطاعت کا ثبوت ملتا ہے حضرت موسیٰؑ پر اتاری ہوئی شریعت کی پیروی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ان کا مذہب تھا ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے حضرت موسیٰؑ کے واسطہ سے نہیں تھا۔ بلکہ براہ راست تھا ماضی کی مذہبی تاریخ میں ایک بھی مثال ایسی نہیں ملتی۔ جہاں کسی نبی کی مکمل پیروی اور تابعداری کرنے سے نبوت کا درجہ مل سکتا ہو اس لحاظ سے آنحضرتؐ کی ذاتِ بابرکات صرف عام معنوں میں وسیلہ نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے سب سے اعلیٰ انعام یعنی مقام نبوت تک پہنچانے کا ذریعہ بھی ہے۔ آنحضرتؐ کی مکمل پیروی اور تابعداری انسان کی مقامِ نبوت تک راہنمائی کر سکتی ہے۔ چنانچہ سورۃ النساء میں خدا تعالیٰ نے آیت ومن يطع الله والرسول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی خصوصیت کا ذکر فرمایا ہے۔

س: صحابہ کے لئے رضی اللہ عنہ کی اصطلاح اور غیر صحابہ کے لئے رحمۃ اللہ علیہ کی اصطلاح کو مخصوص کرنا کہاں تک ضروری ہے؟

ج: فرمایا آنحضرتؐ کے صحابہ کرامؓ کے علاوہ کسی اور کے لئے رضی اللہ عنہ کہنے کی اگرچہ ممانعت تو نہیں ہے لیکن ایک لمبے عرصہ کے استعمال کی وجہ سے یہ اصطلاح آنحضرتؐ کے صحابہؓ کے لئے مخصوص ہو چکی ہے اس لئے اگر کسی اور کے لئے اسے استعمال کیا جائے گا تو ایک عام آدمی کو یہ غلطی لگنے کا امکان ہے کہ جس شخص کے لئے یہ اصطلاح استعمال کی گئی ہے وہ آنحضرتؐ کے صحابہؓ میں سے ہے غیر ضروری طور پر غلط فہمی کے پیدا ہونے کے امکان کی وجہ سے اس کو عام طور پر استعمال نہیں کیا جاتا۔ خود قرآن کریم نے یہ اصطلاح غیر صحابہ اور بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے بھی استعمال کی ہے اگر اللہ تعالیٰ کسی سے راضی ہو گیا تو وہ رضی اللہ عنہ ہے راضیۃ مرضیہ کا مطلب رضی اللہ ہی ہے علماء کرام نے بھی یہ اصطلاح صحابہ کرامؓ کے علاوہ اور لوگوں کے لئے استعمال کی ہے کیونکہ وہ بخوبی جانتے تھے کہ گو قرآن کریم نے رضی اللہ عنہ ورضوا عنہ کی اصطلاح صحابہ کرامؓ کو مخاطب کرتے استعمال کی ہے لیکن دوسرے مقامات پر قرآن کریم نے اس کو زیادہ وسیع معنوں میں بھی استعمال کیا ہے اور قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں ایسا کوئی حکم نہیں ملتا جس کی بناء پر یہ کہا جا سکے کہ یہ اصطلاح صرف صحابہ کرامؓ کے لئے استعمال ہوتی ہے لہٰذا غلط فہمی سے بچنے کے لئے میں بھی اسی اصول پر کاربند ہوتے ہوئے اس کو صرف صحابہ کرامؓ کے لئے ہی استعمال کرتا ہوں۔

س: ایک طرف کہا جاتا ہے کہ فرشتے روحانی مخلوق ہیں اور وہ جسمانی وجود نہیں رکھتے لیکن دوسری طرف حدیث میں آتا ہے کہ بعض مواقع پر آنحضرتؐ کے پاس فرشتے انسانی وجود میں آئے اصل حقیقت کیا ہے؟

ج: فرمایا فرشتے اگر انسان کے سامنے ظاہر ہوں گے تو لازمی طور پر وہ کسی ایسی شکل میں ظاہر ہوں گے جس کو انسان دیکھ سکے وہ ہمیشہ انسانی شکل میں ظاہر نہیں ہوتے جس طرح کہ حضرت عیسیٰ پر روح القدس ایک کبوتر کی شکل میں ظاہر ہوا لیکن آنحضرتؐ کے سامنے ایک انسان کی شکل میں ظاہر ہوا۔

فرمایا ایک دفعہ حضرت جبرائیلؑ ایک مسافر کے بھیس میں آنحضرتؐ کے پاس مدینہ میں آئے جو بالکل تازہ دم لگتے تھے اور سفر کی تھکان کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہو رہے تھے چونکہ وہ مدینہ کے رہنے والے نہیں تھے اس لئے صحابہ کرامؓ نے ان کو مسافر سمجھا انہوں نے آنحضرتؐ کی مجلس میں شرکت کی اور بنیادی نوعیت کے چند سوالات آپؐ سے دریافت کئے۔ جواب ملنے پر کہا کہ ہاں! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں اس کے بعد جب وہ رخصت ہو کر چلے گئے تو آنحضرتؐ نے صحابہ کرامؓ کو کہا کہ جاؤ اور انہیں واپس بلا کر لاؤ لیکن ان کا کوئی سراغ نہ ملا تب آنحضرتؐ نے صحابہ کرامؓ کو بتایا کہ وہ حضرت جبرائیلؑ تھے اور مجلس میں موجود لوگوں کے فائدہ کے لئے سوالات پوچھتے رہے۔

فرمایا۔ ہم فرشتوں کے اصلی جسم سے واقف نہیں ہو سکتے اسی لئے اللہ

تائی ان کی شکل کو بدل کر انہیں انسانوں کے سامنے بھیجتا ہے

س : حضرت کنفیوشس کا مذہب کیا تھا ؟

ج : فرمایا حضرت کنفیوشس کے بارہ میں بہت کم معلومات ملتی ہیں لیکن ایک بات یقینی ہے کہ وہ اور حضرت بُدھ دونوں قریباً ایک ہی زمانہ میں تشریف لائے تھے۔ چین کے لوگ زیادہ تر ان دونوں کے پیروکار ہیں لیکن انہوں نے ان دونوں مذاہب کو آپس میں مدغم کر دیا ہے وہ بیک وقت بُدھ مت کے پیروکار بھی ہیں اور کنفیوشس ازم کو بھی مانتے ہیں تمام انڈوچائنا جس میں جاپان، کوریا اور ویتنام وغیرہ شامل ہیں کے لوگ بیک وقت دو یا تین مذاہب کے پیروکار ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چین میں کنفیوشس ازم کو مذہب کا درجہ حاصل نہیں بلکہ محض فلسفہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں دانائی کی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اسی طرح بُدھ مذہب بھی فلاسفی اور دانائی کی باتوں پر مشتمل ہے۔ بُدھ کا مطلب ہی دانائی۔ لہٰذا ایک فلاسفی کو دوسری فلاسفی میں مدغم کیا جا سکتا ہے لیکن ایک مذہب دوسرے مذہب کے ساتھ مدغم نہیں ہو سکتا۔ عیسائیت، یہودیت اور اسلام تینوں مذاہب کے کچھ حصے آپس میں مشترک ہونے کے باوجود یہ ممکن نہیں کہ ایک شخص بیک وقت عیسائی بھی ہو، یہودی بھی ہو اور مسلمان بھی ہو لیکن بُدھ ازم اور کنفیوشس ازم کے متعلق یہ ممکن ہے۔ حضرت کنفیوشس کو چینی سکالرز محض ایک فلاسفر کا درجہ دیتے ہیں اس لئے وہ کنفیوشس ازم کو دنیا کے دوسرے مذاہب کے برابر مقام نہیں دیتے جس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کنفیوشس نے رائج الوقت مذاہب کے خلاف ایک زبردست تحریک شروع کی تھی اور چونکہ ان کے نزدیک یہ تحریک مذہب کے خلاف تھی اس لئے یہ خود مذہب نہیں کہلا سکتی تھی حضور نے فرمایا کہ جو بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی وہ یہ ہے کہ ہر نیا مذہب پرانے رائج الوقت بگڑے ہوئے مذاہب کے خلاف محاذ آرائی کرتا ہے خود قرآن کریم نے بھی ان تمام پرانے مذاہب کے خلاف آواز بلند کی تھی جو عرصہ دراز گزرنے کے بعد بگڑ چکے تھے اور جن کی بنیاد حقائق کی بجائے شرک اور بت پرستی پر رہ گئی تھی اس سے یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکالا جا سکتا کہ چونکہ قرآن کریم نے پرانے مذاہب کے خلاف اعلان جنگ کیا اس لئے قرآن کریم مذہبی کتاب نہیں اور اسلام مذہب کا درجہ نہیں رکھتا۔ حضرت کنفیوشس کی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے وجود نیز مرنے کے بعد خدا کے سامنے جوابدہ ہونے کے متعلق اور اسی طرح کے اور بہت سے موضوعات پر نہایت تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے ان کی کتاب کے ۴۹۶ باب ہیں اور اس کا نام —— "DIALOGUE" ہے یہ کتاب حضرت کنفیوشس کے زمانہ میں مرتب کی گئی تھی انہوں نے خود یہ کتاب نہیں لکھی بلکہ ان کی تمام گفتگو بحث مباحثے نیز چھوٹی چھوٹی تقاریر پر مشتمل ہے جنہیں ان کے زمانہ میں ہی کسی اور شخص نے مرتب کیا اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک بہت بڑے شرعی نبی تھے اس کتاب کی اخلاقی تعلیم اسلام کے ساتھ اسقدر ملتی ہے کہ جب مرحوم موزے تنگ نے اس اخلاقی تعلیم کا ذکر بغیر نام لئے کیا تو بعض مسلمانوں کو اس بات کا شک ہونے لگا کہ "قرآنی تعلیم کا ذکر کر رہے ہیں۔"

حضور نے فرمایا کہ جب میں وقف جدید میں تھا تو میں نے عثمان چینی صاحب (چینی احمدی مبلغ) کے ساتھ مل کر کنفیوشس ازم کے متعلق تحقیق کرنی شروع کی۔ عثمان صاحب نے کنفیوشس کی کتاب کا ترجمہ کیا اور میں نے اس کا موازنہ قرآن کریم کی تعلیمات کے ساتھ جب شروع کیا تو حیرت ہوئی کہ دونوں میں بے حد مشابہت پائی جاتی ہے۔ اگرچہ ہم اس کام کو ختم تو نہ کر سکے لیکن جتنا کام بھی ہم نے کیا وہ مجھے یہ یقین دلانے کے لئے کافی تھا کہ موزے تنگ نے وہ مواد قرآن کریم سے نہیں بلکہ کنفیوشس کی کتاب سے لیا تھا۔ حضرت کنفیوشس ایک اعلیٰ پایہ کے نبی تھے اور ان کے مذہب کا نام کنفیوشس ازم ہے۔

س : قرآن کریم میں کفار کے متعلق ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر پردے ڈالے ہوئے ہیں کیا اس آیت سے معلوم نہیں ہوتا کہ انسان اپنی سوچ میں آزاد نہیں ہے ؟

ج : ایسی ذیلی آیات اُن آیات کا جزو ہیں جو اس ضمن میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ لہٰذا اس مضمون کو پوری طرح سمجھنے کے لئے ہمیں اس آیت کی طرف رجوع کرنا پڑے گا جس میں اصل مضمون بیان کیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ پھر فرمایا لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ یعنی جو ایمان لانا چاہتا ہے وہ ایمان لائے گا اور جو انکار کرنا چاہتا ہے وہ انکار کرے گا۔ نیز یہ کہ دین میں کوئی جبر نہیں مذہب کے متعلق یہ ایک بنیادی اصول ہے جس کو قرآن کریم نے دوسرے مقامات پر بیان کیا ہے آپ نے اپنے سوال میں جس آیت کا ذکر کیا ہے اس کے معنی مندرجہ بالا آیت اور قرآن کریم میں بیان کردہ اسی مضمون کی دوسری آیات کی روشنی میں ہم یوں کریں گے کہ ایسے لوگ جو اپنی اندرونی بیماریوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سمجھنے اور قبول کرنے کے قابل نہیں رہتے وہ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اللہ نے ان کے دل بند کر دیے ہیں تو قرآن کریم کے اسلوب بیان کے مطابق اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کے بند ہونے کا اعلان کرتا ہے اور ان کی بیماری کو لا علاج قرار دیتے ہوئے ان کی بیماری کو ختم کرنے میں ان کی مدد نہیں کرے گا اور ان کے دلوں کی بیماری بالآخر ان کی روحانی موت کا سبب بنے گی اس آیت میں اس حقیقت کا اظہار بھی مقصود ہے کہ وہ لوگ اپنی اس بیماری کے خود ذمہ دار ہیں اور اس مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں پر ان کی اصلاح کی کوئی گنجائش نہیں رہ گئی یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ جب کسی بیماری کو لا علاج سمجھ کر چھوڑ دیا جائے تو بیماری بڑھ کر ہلاکت کا موجب ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل انسان کے شامل حال ہو کر اس کی مدد نہ کرے انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر انسان اپنا کوشش کا بدلہ بھی نہیں پا سکتا انسان کے محنت کرنے اور اس کا بدلہ پانے کے درمیان سینکڑوں مقام ایسے آتے ہیں کہ اگر کسی ایک بھی مقام پر اللہ تعالیٰ کی مدد کام کرنا چھوڑ دے تو اس کی محنت کا پھل ضائع ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم کی ایک صورت میں اللہ تعالیٰ نے اسی موضوع پر بحث کی ہے کہ تم آگ جلاتے ہو اور سمجھتے ہو کہ تم آگ جلا رہے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آکسیجن اور اسی طرح کے کئی اور اسباب انسان کی مدد کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح تم بیج بوتے ہو اور سمجھتے ہو کہ جو فصل پیدا ہوئی وہ تمہاری محنت کی وجہ سے ہوئی۔ ہرگز نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کی مدد ہی تمہارے اس فعل کو آخر تک پہنچاتی ہے وہی ہے جو نگرانی کرتا ہے کہ تمہاری فصل ضائع نہ ہو جب تم زمین میں ایک بیج ڈالتے ہو اور وہ تمہیں کئی گنا بڑھ کر ملتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور نگرانی سے ہی ہوتا ہے۔ اگر تم یہی بیج غلط وقت، غلط آب و ہوا اور غلط زمین میں ڈالو تو تب بھی یہ ضائع ہو جائے گا۔ پس یہ تو انسان کے غلط قدم کا نتیجہ ہے لیکن اس کو موافق حالات اور زمین میں ڈالنے کے بعد بھی ہزاروں ایسے اسباب ممکن ہو سکتے ہیں جن کی وجہ سے بیج ضائع ہو سکتے ہیں مثلاً بارش ہی نہ ہو یا بارش غلط وقت پر ہو یا وہ اسباب کام نہ کریں جو اس کو بیماری سے بچاتے ہیں تو وہ فصل تباہ ہو جائے گی اگر ہم اس عمل کا گہری نظر سے مطالعہ کریں تو ہم پر یہ واضح ہو جائے گا کہ یہ کارخانہ حیات ہمارے کنٹرول سے باہر ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے شمار ایسے عناصر ہیں جو تعمیری رنگ میں ہماری مدد کر رہے ہیں اور اسی طرح بے شمار ایسے تخریبی عناصر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تخریب سے باز رہتے ہیں۔ ہم اپنے اندھے پن کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ سب کچھ ہم کر رہے ہیں۔ حالانکہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی مدد بند کر دے تو ہمیں اپنی محنت کا پھل کبھی نہ مل سکے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے —— (COMBIND HARVEST) منگوائے جس وقت ہماری مشینیں پہنچیں اس وقت ہماری نہایت اعلیٰ فصل پک کر تیار کھڑی تھی جس دن اسی

مشین سے کام کرنا تھا اس دن حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مجھے بھی بلوایا تھا تاکہ میں بھی اس کو کام کرتے دیکھوں۔ ہم ابھی وہاں کھڑے ہی تھے کہ اچانک بادل نمودار ہوئے اور ایک دم اتنے بڑے بڑے اولے پڑنے شروع ہو گئے کہ میں نے اپنی زندگی میں اتنے بڑے اولے نہیں دیکھے۔ ان میں سے ایک کو جا کر میں نے تولا تو وہ آدھ پونڈ کا تھا۔ ان اولوں کے گرنے سے اس فصل کا کچھ بھی باقی نہ رہا جس کو کاٹنے کے لئے ہم تیار ہو رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اس سے اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے اس پر خطبہ دیا۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر بہت خوش ہوئے کیونکہ ہمیں اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یاددہانی ہے کہ اگر سیکنڈز کے کچھ حصے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تو انسان اپنی محنت کے پھل سے محروم ہو جاتا ہے پس جس کو ہم اپنی محنت کا بدلہ تصور کرتے ہیں اس کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے بے شمار عناصر اس کے حکم سے کام کر رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کائنات کو نہایت کامیابی سے چلانے میں ہمہ تن مصروف ہوتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ فلاں کام بھی اس نے کیا اور فلاں بھی اس نے کیا باوجود اس کے کہ اس میں ہمارا دخل بھی ہوتا ہے۔

س : قرآن کریم کے اس بیان کا کیا مفہوم ہے کہ ابلیس جنوں میں سے تھا؟

ج : قرآن کریم میں لفظ "جن" مختلف مقامات پر مختلف چیزوں کے لئے استعمال ہوا ہے "جن" کا مطلب بیکٹیریا Bacteria بھی ہو سکتا ہے اور "جن" سے مراد پہاڑوں اور غاروں میں رہنے والے قبائل بھی ہو سکتے ہیں "جن" کے لفظ کا اطلاق ان لوگوں پر بھی کیا گیا ہے جو عوام کے سامنے نہیں آنا چاہتے۔ بعض دفعہ جن کا لفظ ان بڑے طاقتور لوگوں کے لئے بولا جاتا ہے جن کو سرداری کے لئے چنا جاتا ہے اور جن سے مراد وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی فطرت میں بغاوت اور سرکشی ہوتی ہے۔ عربی زبان کا یہ اسلوب ہے کہ جب کسی کی ایسی خصوصیت کا ذکر کرنا مقصود ہوتا ہے جو اس کے کردار میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ فلاں اس سے پیدا کیا گیا ہے فرمایا خلق الانسان من عجل (انسان جلد بازی سے پیدا کیا گیا) عجل کا مطلب جلد بازی ہے۔ اب جلد بازی سے پیدا کئے جانے سے سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ جلد بازی اور بے صبری انسان کی فطرت ثانیہ ہے لہٰذا جب کسی کی باغی فطرت کا ذکر کرنا مقصود ہو تو کہا جاتا ہے کہ وہ آگ سے پیدا کیا گیا اور اس کے برعکس وہ لوگ جو نیک اور عاجزانہ فطرت رکھتے ہیں ان کے لئے مٹی سے پیدا کئے جانے والے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جہاں آگ بغاوت اور تباہی کی نشاندہی کرتی ہے وہاں "طین" یعنی نم دار مٹی خوشحالی اور ترقی کا مظہر ہے اس لئے جب ابلیس کو آگ سے پیدا کیا جانا کہا گیا تو اس سے مراد اس قسم کے لوگ ہو سکتے ہیں جو کسی کے سامنے جھکنا نہیں جانتے ہر نبی کے مقابلہ میں ایک ابلیس ہوتا ہے جو اس کے مخالفوں میں سب سے زیادہ دشمنی کرنے والا ہوتا ہے قرآن کریم نے ہر ایسے شخص کے لئے "ابلیسیت" کی اصطلاح استعمال کی ہے اس تشریح کی روشنی میں اس کے علاوہ اور کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ "ابلیس" حضرت آدمؑ کے مخالفین کے گروہ کا سرغنہ تھا قرآن کریم نے ایک دوسرے مقام پر جن کا لفظ ان لوگوں کے لئے استعمال کیا ہے جو حضرت سلیمانؑ اور حضرت داؤدؑ کے لئے سمندر میں غوطہ زن ہو کر موتی نکالتے تھے اب اگر "جن" واقعی آگ سے پیدا کئے گئے تھے تو وہ سمندر میں غوطہ کیسے لگاتے تھے لہٰذا یہاں جن سے مراد وہ بہادر اور جفاکش لوگ جو پہاڑوں میں رہنے والے ہیں لیکن ان کے ساتھ ہی قرآن کریم میں ایک مقام پر اصلی آگ سے پیدا کئے جانے والے جنوں کا بھی ذکر کیا ہے وہاں پر من نار السموم کے الفاظ استعمال کئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کی پیدائش سے قبل نار سموم یعنی آگ کے گرم شعلوں سے "جن" کو پیدا کیا گیا اس بات کو پوری طرح سمجھنے کے لئے کہ جنوں کی وہ کونسی قسم تھی جن کو اصلی آگ سے پیدا کیا گیا ہے ہمیں حدیث کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ خوش قسمتی سے آنحضرت صلعم نے چودہ سو سال پہلے اس مسئلہ کو حل کر دیا۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو جو حوائج ضروریہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد پانی میسر نہ آنے پر اپنے آپ کو مٹی اور دیگر خشک چیزوں سے صاف کیا کرتے تھے ہڈیوں سے صاف کرنے سے منع فرمایا اور اس کی جو وجہ دی وہ یہ تھی کہ ہڈیاں جنوں کی خوراک ہیں اس زمانے کا ایک آدمی بھی اس حقیقت کو جانتا ہے کہ ہڈیاں بیکٹیریا کی خوراک ہیں اور ان کو استعمال کرنے کی صورت میں INFECTION کا امکان ہو سکتا تھا بیکٹیریا Bacteria کو قرآن کریم میں "جن" کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے لہٰذا جب قرآن کریم یہ دعویٰ کرتا ہے کہ انسان کی پیدائش سے قبل آگ سے جن پیدا کئے گئے تو اس سے مراد وہ بیکٹیریا ہے جو آگ کے تیز شعلوں سے عالم وجود میں آتا ہے اس زمانے کے سائنسدان نہ صرف ایسے بیکٹیریا کو دریافت کر چکے ہیں بلکہ اس کو دوسرے دو بنیادی بیکٹیریا (Pro-Karyotes Bacteria) اور (Eu-Karyotes) سے آزاد بیکٹیریا Bacteria مانتے ہیں۔ قرآن کریم میں ایک اور مقام پر جن کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس طرح کہ یمن کے وفد کو "جنوں کے وفد" کا نام دیا گیا ہے یہ وفد آنحضرت صلعم سے ملنے آیا تھا اور اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا لہٰذا آنحضرت صلعم ان کو ملے اور یہ مسلمان ہو کر واپس چلے گئے مگر آنحضرت صلعم کی ایک حدیث اس واقعہ پر روشنی ڈالتی ہے اور پھر کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہ جاتا کہ وہ انسان تھے کوئی اور مخلوق نہیں تھی کیونکہ اس حدیث میں ان آثار کا ذکر ملتا ہے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے۔ یعنی کھانا وغیرہ پکانے کے لئے آگ وغیرہ جلانا نیز خیموں کا نصب کرنا وغیرہ صاف ظاہر ہے کہ یہاں قرآن کریم نے "جن" کا لفظ ان لوگوں کے لئے استعمال کیا جو اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے۔

حضور نے فرمایا وہ لوگ جو خدا پر یقین نہیں رکھتے وہ اس قسم کی غیر فطرتی اور غیر مرئی چیزوں پر اس قدر یقین رکھتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے روس جو کمیونسٹ ملک ہے اس میں افریقہ کے بعد سب سے زیادہ وِچ ڈاکٹرز ہیں۔ یہی حال چیکوسلواکیہ کا ہے خدا پر تو ان لوگوں کا یقین نہیں لیکن اس سے نہایت کم درجہ کی ادنیٰ ادنیٰ چیزوں سے ڈرتے ہیں اور ان پر یقین رکھتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان بنیادی طور پر مذہبی ہے اور کسی نہ کسی غیر مرئی طاقت پر یقین رکھتا ہے۔ قرآن کریم کا وہ دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر روح کو پیدا کرنے سے پہلے یہ وعدہ لیا تھا "الست بربکم" (کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) جس کا جواب ہر روح نے بلیٰ یعنی ہاں کی صورت میں دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی فطرت میں خدا کا تصور ودیعت کیا گیا ہے اگر وہ اصل خدا پر یقین نہیں رکھتے تو ایسے خدا خود بنا لیتے ہیں جن سے وہ ڈرتے اور خوف کھاتے رہتے ہیں۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر جرمنی ۱۹؍۵؍۸۶ تا ۲۳؍۵؍۸۶)

اعلاناتِ نکاح

(۱) :- مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عبداللہ صاحب ساکن چک نمبر ۲۱۹ گ ب سنگھو والا ضلع فیصل آباد۔ پاکستان کا نکاح مکرم ممتاز احمد صاحب ولد مکرم صوفی غلام احمد صاحب درویش ساکن قادیان کے ہمراہ بعوض حق مہر آٹھ ہزار روپے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت قادیان نے مورخہ ۸؍۶؍۸۶ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔

(۲) :- مکرمہ نسیمہ اختر صاحبہ بنت مکرم [illegible] معصوم علی صاحب ساکن قادیان کا نکاح مکرم بشیر الدین رشید صاحب ابن مکرم [illegible] الدین صاحب درویش مرحوم ساکن قادیان کے ہمراہ بعوض حق مہر چار ہزار روپے پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مورخہ ۳؍۶؍۸۶ کو مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔

احباب سے ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ بدر)

خاتم النبیین کے لغوی معنیٰ کی تعیین

از مکرم صاحبزادہ عبد العزیز صاحب نیوجرسی امریکہ

مفردات راغب میں خاتم یعنی مہر کے دو معنیٰ مذکور ہیں۔ اوّل: اثر اور فیض کا دوسری چیز میں نفوذ کرنا اور وصف خاص کا ایک چیز سے دوسری چیز میں منتقل ہونا۔ وصف خاص منتقل ہونے کے باوجود اصل میں ویسا ہی قائم رہتا ہے جیسا کہ وہ پہلے تھا۔ مفردات راغب میں اس کو تاثیر الشیئ کہا گیا ہے ایسی مہر کی مثالیں سلطان یا وزیر کی مہر ہیں ایسی مہر جب کسی دستاویز پر لگائی جاتی ہے اپنا اثر اور نقش پیدا کرتی ہے اور اپنا اثر منتقل کرنے کے باوجود اس کا اصل نقش قائم رہتا ہے دوم: مہر اس اثر اور نقش کو بھی کہتے ہیں جو کسی کتاب، لفافہ یا پوسٹ کارڈ یا کسی کپڑے کے تھان پر ٹھپہ لگا ہوا ہو اس قسم کی مہر کو مفردات راغب میں الاثر الحاصل من النقش یعنی مہر لگانے سے جو اثر یا نقش پیدا ہو اس کو بھی مہر کہتے ہیں۔

یہاں سہولت کے پیش نظر خاتم کے معنیٰ اوّل کو مہر اوّل کہا جائے گا اور معنیٰ دوم کو مہر ثانی۔

افضلیت

مہر اوّل کو مہر ثانی پر افضلیت حاصل ہے کیونکہ مہر اوّل مہر ثانی کے لئے منبع ہے۔ مہر ثانی مہر اوّل کے بغیر وجود میں نہیں آسکتی۔ مہر اوّل ضرورت کے مطابق بہت سی مہر ثانی پیدا کر سکتی ہے۔

خاتم النبیین

خاتم النبیین میں خاتم مہر اوّل ہے اور النبیین مہر ثانی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض اور تاثیر قدسی سے دوسرے مستفیض ہوئے۔ آپ کی مہر دوسرے انبیاء پر لگی اور آپ خاتم ٹھہرے اور دوسرے انبیاء آپ کی وجہ سے اور آپ کے فیض سے "اثر حاصل" یعنی آپ کی رُوحانی اولاد اور اظلال قرار پائے۔

معنوی تحریف

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ خاتم النبین میں دونوں مہروں کا ذکر ہے یعنی وہ مہر جو "اسم آلہ" ہے جس سے مہر لگائی جاتی ہے اور وہ مہر بھی جو "اثر حاصل" ہوتی ہے (حاصل شدہ اثر) جیسے ٹھپہ یا نقش۔ خاتم مہر اوّل ہے اور النبیین مہر ثانی جو محمد رسول اللہ کی مہر لگنے کے سبب سے وجود میں آئے اور اس طرح سے وہ اثر حاصل اور رُوحانی اولاد ہیں۔ لیکن بعض غیر احمدی علماء کو اصرار ہے کہ خاتم النبین میں خاتم کے معنیٰ صرف اور صرف اثر حاصل یعنی مہر ثانی کے ہیں اب ہم ان کے دعویٰ کی صحت پرکھتے ہیں اور خاتم کی جگہ اثر حاصل رکھ کر دیکھتے ہیں کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے خاتم النبین کی جگہ اثر حاصل من النبیین کہتے ہیں تو معنیٰ یہ بنتے ہیں کہ محمد رسول اللہ دوسرے انبیاء کی روحانی اولاد میں سے ہیں۔ معنیٰ بالکل اُلٹ جاتے ہیں مفہوم بدل جاتا ہے لیکن پھر بھی ثابت نہیں ہوتا کہ خاتم کے معنیٰ بند کے ہیں البتہ علماء کا تحریف معنوی کے مرتکب ہونے کا ثبوت مل جاتا ہے۔ ایسے علماء کو علم نہیں کہ خاتم کے معنیٰ اثر حاصل یا لفافہ والی مہر نہیں ہو سکتے جب تک محمد رسول اللہ پر مہر نہ لگائی جائے اے عالم کہلانے والو! محمد رسول اللہ صلعم پر مہر نہیں لگی۔ مہر انبیاء پر لگی ہے۔ انبیاء کو محمد رسول اللہ کا اثر حاصل کہہ سکتے ہیں یعنی محمد رسول اللہ کی روحانی اولاد اور آپ کو روحانی والد۔ محمد رسول اللہ نے خود فرمایا ہے آپ نے دوسرے انبیاء پر مہر لگائی خُتم بی النبیون ــ ایسے علماء کرام کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ ثابت کریں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مہر لگی تھی۔

خاتم کے معنیٰ کی تعیین

خاتم کے صرف دو معنیٰ ہیں مہر اوّل اور مہر ثانی۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ خاتم کے معنیٰ مہر ثانی کے نہیں ہیں تو مہر اوّل باقی رہ جاتی ہے جس کا اثر اور فیض ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ محمد رسول اللہ خاتم ہیں یعنی مہر اوّل آپ کا فیض روحانی اور تاثیر قدسی ہمیشہ کے لئے ہے جب تک یہ زمین و آسمان قائم ہے جاری ہے۔

وصفِ مہر

ہر مہر کا وصف یا CHARACTERISTIC الگ الگ ہوتا ہے خاتم النبین میں جو وصف ہے وہ نبوت ہے آنحضرت کی مہر جب کسی پر لگے گی تو وہ نقش نبوت۔ اثر نبوت اور عکس نبوت پیدا کرے گی۔ مہر نبوت کے یہی معنیٰ ہیں نہ کہ نبوت بند کرنے کے۔

اصل اور ظل

اصلی اور ظلّی مہر مسئلہ ختم نبوت کے سمجھنے کے لئے بطور کلید کے ہیں اصلی مہر (مہر اوّل) کو بھی مہر کہا جاتا ہے اور ظلی مہر (مہر ثانی) کو بھی مہر کہا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم یعنی مہر کہا گیا ہے آپ نبی ہیں۔ ضروری ہے کہ آپ کا ظل نبی ہو اور نبی کا نام پائے۔ سلطان اور وزیر اپنی مہر کی حفاظت کرتے ہیں یہ مہر دستاویزات پر لگائی جاتی تھی اور جو نقش یا نشان دستاویزات پر پیدا ہوتا تھا اس کو بھی مہر (مہر ثانی) کہا جاتا تھا۔ کسی مولوی نے آج تک یہ نہیں کہا کہ مہر ثانی (ظل) کسی طرح سے مہر اوّل کی شان میں نقص کا باعث ہوئی ہے یا ہو سکتی ہے یا یہ مہر (مہر ثانی) مقابلہ پر کھڑی ہو گئی ہے آنحضرت کے پاس بھی مہر تھی آپ اس مہر کو بھی خطوط پر لگاتے تھے خطوط پر جو نقش پیدا ہوتا تھا اس کو بھی مہر کہتے تھے آنحضرت صلعم اور نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کبھی کہا کہ خطوط پر جو مہر ہے وہ مقابلہ پر کھڑی ہو گئی ہے۔ آج بھی یہی صورت ہے مہر کا استعمال عام ہے کوئی مولوی نہیں کہتا کہ خطوط یا لفافہ پر جو مہر ہوتی ہے اس سے اصل مہر (مہر اوّل) کی ہتک ہو جاتی ہے یا مقابلہ پر ایک نئی مہر بنا لی گئی ہے قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو مہر (مہر اوّل) کہا ہے آپ کا ظل بھی مہر ہے یعنی مہر ثانی۔ مہر ثانی مہر اوّل کا عکس ہوتا ہے۔ مہر ثانی کسی بھی مہر اوّل کے نقص کا باعث نہیں ہوتی اگر مہر ثانی کسی لحاظ سے خلل انداز ہوتی تو سلطان یا وزیر کی مہر کا مقصد ختم ہو جاتا۔

غلط فہمی

ہمارا تجربہ بتاتا ہے کہ غیر احمدی علماء کو خاتم یعنی مہر کے متعلق صحیح فہم حاصل نہیں ہے۔ مہر کے متعلق مودودی صاحب کا بیان یہاں مثال کے طور پر درج کیا جاتا ہے آپ نے اپنے رسالہ ختم نبوت کے صفحہ ۱ پر لکھا ہے۔

"عربی لغت اور محاورہ کی رُو سے خاتم کے معنیٰ ڈاکخانہ کی مہر کے نہیں ہیں جسے لگا کر خطوط جاری کئے جاتے ہیں بلکہ اس سے مراد وہ مہر ہے جو لفافے پر اس لئے لگائی جاتی ہے کہ نہ اس کے اندر کی چیز باہر نکلے نہ باہر کی چیز اندر جائے"

جناب مودودی صاحب کے دعویٰ کا تجزیہ کرنے سے واضح ہوگا کہ وہ اپنے دعویٰ میں کہاں تک درست ہیں۔ اوّل لفافہ پر جو مہر ہے وہ لفافہ کو بند نہیں کرتی۔ مہر پوسٹ کارڈ پر بھی لگتی ہے۔ مہر کتاب کے اوپر بھی لگائی جاتی ہے مہر کپڑے کے تھان پر بھی لگتی ہے۔ مہر رجسٹری کی رسید پر بھی لگتی ہے لہٰذا مہر کا اندر اور باہر سے کوئی تعلق نہیں۔ دوم لفافے بغیر مہر کے بھی بند ہوتے ہیں۔ جہاں گورنمنٹ کے آفس نزدیک نزدیک ہوتے ہیں وہ لفافوں میں اپنے خطوط بند کرتے ہیں اور مہر نہیں لگاتے۔ (باقی صفحہ پر دیکھئے)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۵ء

قسط نمبر (۱)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ

از :- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ۔ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ (احزاب آیت ۴۶-۴۷)

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (مائدہ آیت ۶۸)

حرفِ اوّل

سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا میں گمراہی انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی جیسا کہ قرآن حکیم نے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے الفاظ میں ان حالات کا ذکر کیا ہے۔ ایسے حالات دیکھکر جو شخص سب سے زیادہ دردمند ہوا اُس کا ذکر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (ضحیٰ آیت ۸)

کہ جب اس نے تجھے اپنی قوم کی محبت میں سرشار دیکھا تو ان کی اصلاح کا صحیح راستہ تجھے بتادیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ گمراہی کے ان المناک و دلسوز مناظر کو جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو آپ کا قلبِ اطہر تباہ شدہ انسانیت کو بچانے اور ان کی ہدایت کے لئے نہایت مضطرب اور بے چین ہو اُٹھتا چنانچہ ایک لمبے عرصہ تک آپؐ غارِ حرا میں عبادتِ الٰہی اور دعا میں مصروف رہے ان دعاؤں کی کیفیت اور تاثیر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔ آپؑ فرماتے ہیں :۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ"

(برکات الدعا صفحہ ۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دَاعِيْ اِلَى اللّٰه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسبِ معمول غارِ حرا کے اندر عبادتِ الٰہی میں مصروف تھے کہ یکلخت آپؐ کے سامنے ایک غیر مانوس ہستی نمودار ہوئی۔ اس ربّانی رسول نے آپؐ سے مخاطب ہو کر کہا اِقْرَاْ کہ پڑھ یعنی لوگوں کو سُنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ کہ مَیں تو پڑھ نہیں سکتا۔ فرشتے نے جب یہ جواب سُنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا اور اپنے سینے سے لگا کر بھینچا اور پھر چھوڑ کر کہا اِقْرَاْ۔ مگر جنابِ رسالتمآب کی طرف سے پھر وہی جواب تھا۔ پھر فرشتہ نے پکڑا اور زور سے بھینچا اور پھر چھوڑ کر کہا اِقْرَاْ مگر ادھر سے پھر انکار تھا اس پر ربّانی رسول نے آپؐ کو تیسری دفعہ پکڑا اور زور سے بھینچا گویا اپنی انتہائی کوشش سے اس معانقہ کے ساتھ آپؐ کے قلبِ اطہر پر اثر ڈالا تھا اور پھر چھوڑ کر کہا

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ (سورۂ علق آیات ۲ تا ۶)

یہ وہ قرآنی ابتدائی آیات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں۔ ان کا مفہوم یہ ہے کہ تمام دنیا کو اپنے رب کے نام پر جس نے تجھ کو اور کُل مخلوق کو پیدا کیا ہے پڑھ کر آسمانی پیغام سُنا دے۔ وہ خدا جس نے انسان کو ایسے طور پر پیدا کیا ہے کہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کی محبت کا بیج پایا جاتا ہے۔ ہاں سب دنیا کو یہ پیغام سُنا دے کہ تیرا ربّ جو سب سے زیادہ عزت والا ہے۔ تیرے ساتھ ہوگا وہ جس نے دنیا کو علوم کو سکھانے کے لئے قلم بنایا ہے اور انسان کو وہ کچھ سکھانے کے لئے آمادہ ہوا ہے جو اس سے پہلے انسان نہیں جانتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی میں ہی آپ کے فرائض اور آئندہ آنے والی ذمہ داریوں سے آپ کو اجمالاً آگاہ کیا۔ اور آئندہ چل کر وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا کے الفاظ سے آپ کو داعی الی اللہ کے مقام پر فائز فرما کر آپ کے فرائضِ منصبی کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان فرما دیا۔ اور پھر بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ارشادِ ربّانی کے ذریعہ فریضۂ تبلیغ کو ہی آپؐ کی بعثت کی اصل غرض قرار دیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ ہمارے آقا و مطاع سرکارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے داعی الی اللہ کے بلند ترین مقام پر فائز ہو کر ارشادِ ربّانی بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ کے فریضہ کو جس احسن رنگ میں سرانجام دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ جب ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر غور و فکر کی نظر ڈالتے ہیں تو آپ کو زندگی کے ہر موڑ پر ایک کامیاب اور نہایت کامیاب داعی الی اللہ کی شکل میں پاتے ہیں۔ آپؐ گھر میں ہیں یا باہر۔ مقام امن میں ہیں یا مقامِ جنگ میں۔ دوستوں میں ہیں یا دشمنوں میں۔ غرض کہیں بھی ہیں، ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے فرضِ منصبی سے غافل نہیں ہوئے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خود داعی الی اللہ کے بلند ترین مقام پر فائز تھے بلکہ اپنے شاگردوں میں بھی یہ رُوح پھونک دی تھی کہ وہ دعوت الی اللہ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرنے میں لذت اور فخر محسوس کرتے تھے۔

کتنا آسان ہے یہ لفظ مگر کتنا مشکل ہے یہ عمل ! ہزاروں ہزار درود و سلام ہو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپؐ نے اس راہ میں انواع و اقسام کی تکالیف برداشت کیں۔ گھر سے بے گھر ہوئے۔ لہولہان ہوئے اور عزیز و اقارب نیز عزیز ترین ساتھیوں کو نہایت بے رحمانہ طریق پر قتل کیا گیا۔ غرض آپؐ کو آپؐ کے مشن سے روکنے کے لئے خوف و لالچ کے سرد میدان آپؐ کے لئے ہموار کئے گئے مگر نہ کوئی خوف آپؐ کو جنبش دے سکا اور نہ کوئی لالچ آپؐ کو دعوت الی اللہ کے مقدس فریضے سے باز رکھ سکی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چند درخشاں پہلو پیش کئے جاتے ہیں جس سے آپؐ کے داعی الی اللہ کے ارفع مقام کی نشاندہی ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی خاموش اور خفیہ تبلیغ !

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب غارِ حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی تو آپؐ کے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ کیا مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ اتنی بڑی ذمہ داری کو ادا کرسکوں گا؟ یہ سوچ کر گھبراہٹ اور اضطراب کی حالت میں جلدی جلدی گھر پہنچے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا زَمِّلُوْنِىْ زَمِّلُوْنِىْ۔ مجھ پر کوئی کپڑا ڈال دو۔ مجھ پر کوئی کپڑا ڈال دو۔ جب ذرا اطمینان ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا ماجرا سُنایا۔

حضرت خدیجہؓ نے جو اپنے محبوب خاوند کی حالت سے خوب واقف تھیں جن الفاظ میں آپؐ کو تسلی دی وہ آپؐ ہی کا حصہ تھا۔ بلاشک و شبہ حضرت خدیجہؓ سب سے پہلے آپؐ پر ایمان لائیں اور پوری مومنانہ فراست سے ان الفاظ میں آپؐ کو تسلی دی :۔

كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ (بخاری باب بدء الوحی)

ترجمہ :- نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ آپ خوش ہوں۔ خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رُسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور صادق القول ہیں اور لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں اور وہ اخلاق جو ملک سے مٹ چکے تھے وہ آپ کی ذات کے ذریعہ دوبارہ قائم ہو رہے ہیں۔ آپ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی باتوں میں لوگوں کے مددگار بنتے ہیں۔

اس واقعہ کے بعد حضرت خدیجہؓ آپؐ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو شرک سے متنفر ہوکر عیسائی ہوگیا تھا اور صُحف انبیاء سے واقف تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس نے سب ماجرا سُنا تو بولا :-

"یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ پر وحی لاتا تھا۔ اے کاش مجھ میں طاقت ہوتی۔ اے کاش اُس وقت میں زندہ رہوں جب تیری قوم تجھے وطن سے نکالے گی۔"

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حیران ہوکر پُوچھا اَوَ مُخْرِجِیَّ هُمْ کیا میری قوم مجھے نکال دے گی؟ ورقہ نے جواب میں کہا :-

"ہاں کوئی رسول نہیں آیا کہ اس کے ساتھ اس کی قوم نے عداوت نہ کی ہو اور اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو میں تیری خوب مدد کروں گا۔"

مگر ورقہ کو یہ دن دیکھنے نصیب نہ ہوئے اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا انتقال ہوگیا۔

اب آپؐ کی طبیعت میں یکسُوئی اور اطمینان تھا۔ چنانچہ آپ نے لوگوں کو حق کی طرف بُلانا شروع کیا اور شرک کے خلاف اور توحید باری تعالیٰ کی تائید میں تعلیم دینے لگے۔ شروع شروع میں آپ نے اپنے مشن کا کھلم کھلا اظہار نہیں فرمایا بلکہ نہایت خاموشی کے ساتھ تبلیغی کاروائی میں مصروف رہے اور صرف اپنے ملنے والوں کے حلقہ تک اپنی تعلیم کو محدود رکھا۔ جیساکہ ذکر ہوچکا ہے سب سے پہلے ایمان لانیوالی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں جنہوں نے پیغام سُنتے ہی ایمان لانے کی سعادت پائی اور ایک لمحہ کے لئے بھی شک نہیں کیا۔ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اور بچوں میں حضرت علیؓ اور حضرت زیدؓ بن حارثہ کو ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

خاموش اور خُفیہ تبلیغ کا یہ سلسلہ تقریباً تین سال تک جاری رہا۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کا کوئی مرکز نہیں تھا جہاں وہ جمع ہو سکتے تھے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی تبلیغ سے جو متلاشیان حق آتے اُن سے آپؐ عموماً اپنے مکان پر ہی ملاقات فرماتے یا پھر شہر سے باہر کسی جگہ پر ملتے۔

اس دَور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے ابوعُبیدہؓ الجراح۔ جعفرؓ بن ابی طالب۔ عبیدہؓ بن حارث۔ ابوسلمہؓ بن عبدالاسد۔ عثمانؓ بن مظعون۔ ارقمؓ بن ارقم۔ عبداللہؓ بن جحش۔ عبداللہؓ بن مسعود۔ بلالؓ بن رباح اور ابوذرؓ غفاری جیسے قابلِ ذکر اصحاب کو ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ اُس دَور کے چند لوگ ہیں جن کے بارہ میں مکّہ والوں کا یہ تاثر تھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹے اور کمزور لوگ مانتے ہیں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جب شہنشاہِ روم ہرقل نے ابوسفیان سے پُوچھا۔

" اَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ۔ "

کہ کیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے لوگ مان رہے ہیں یا کمزور اور چھوٹے لوگ۔ اس پر ابوسفیان نے جواب دیا ضُعَفَاؤُهُمْ کہ کمزور اور چھوٹے لوگ مان رہے ہیں۔ ہرقل نے یہ سن کر کہا وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ کہ اللہ کے رسولوں کو شروع شروع میں چھوٹے لوگ ہی مانا کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کُھلی تبلیغ کا آغاز

یہ ابتدائی دَور اسی طرح خُفیہ تبلیغ میں گزر رہا تھا اور بعثت نبویؐ پر قریباً تین چار سال گزر چکے تھے کہ الٰہی حکم نازل ہُوا

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ

کہ جو تجھے حکم دیا گیا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سُنا دے۔ نیز یہ آیت اُتری

فَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ

کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا۔ جب یہ احکام اُترے تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہِ صفا پر چڑھ گئے اور بلند آواز سے پکار کر اور ہر قبیلہ کا نام لے کر قریش کو بُلایا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا

" اے قریش! اگر میں تم کو یہ خبر دُوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے کو تیار ہے تو کیا تم میری بات مانو گے؟ "

سب نے کہا ہاں! کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ صادق القول پایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا :-

" تو پھر سنو! میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ اللہ کا عذاب نزدیک ہے اس پر ایمان لاؤ تا اس سے بچ جاؤ۔ "

جب قریش نے یہ الفاظ سُنے تو ہنس پڑے اور ابولہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوکر کہا۔ تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا کہ تو ہلاک ہو وے کیا اسی غرض سے تُو نے ہم کو جمع کیا تھا؟ پھر سب لوگ ہنسی مذاق کرتے ہوئے منتشر ہوگئے۔

(۲) پھر انہی ایام میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر حضرت علیؓ کو ارشاد فرمایا کہ ایک دعوت کا اہتمام کرو۔ چنانچہ جب دعوت کا اہتمام کیا گیا تو آپ نے اپنے سب قریبی رشتہ داروں کو مدعو کیا۔ جب لوگ کھانا کھا چکے تو آپؐ نے کچھ کہنا چاہا مگر ابوجہل کی شرارت سے سب منتشر ہوگئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ دعوت کا اہتمام کروایا۔ جب قریبی رشتہ دار جمع ہوگئے تو قبل از طعام آپؐ نے انہیں تبلیغ کی اور فرمایا :-

" دیکھو میں تمہاری طرف وہ بات لیکر آیا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اچھی بات کوئی شخص اپنے قبیلہ کی طرف نہیں لایا۔ پس اس کام میں میرا کون مددگار ہوگا؟ "

سب خاموش تھے اور سب طرف ایک سنّاٹا کا عالم تھا کہ یکلخت ایک طرف سے تیرہ چودہ سال کا دُبلا پتلا بچہ جس کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا اُٹھا اور یوں ہمکلام ہُوا۔

" گو میں کمزور ہوں اور سب سے چھوٹا ہوں مگر میں آپ کا ساتھ دوں گا۔ "

یہ آواز حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کی تھی حاضرین سب کھِل کھِلا کر ہنس پڑے اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزوری اور کسمپرسی پر ہنسی مذاق کرتے ہوئے رخصت ہوگئے۔

(باقی آئندہ)

خاتم النّبیّین کے لغوی معنی (بقیہ صفحہ ۶)

خطوط کے پہنچانے کا اُن کا اپنا انتظام ہوتا ہے مہر والا لفافہ اور بغیر مہر کے لفافہ دونوں ایک طرح سے بند ہوتے ہیں۔ ہم پُوچھتے ہیں۔ مولوی مودودی صاحب کے مُریدوں سے کہ مہر اور بغیر مُہر کے لفافہ میں کیا فرق ہُوا یعنی بند ہونے کے لحاظ سے۔

سوئم۔ لفافہ کو تو مہر لگانے سے پہلے ہی بند کر دیا جاتا ہے۔ مُہر سے تو وہ بند نہیں ہوتا۔

چہارم۔ میں اُوپر ثابت کر آیا ہوں کہ خاتم النّبیّین میں خاتم سے مُراد لفافہ والی مہر نہیں ہے۔ لفافہ والی مہر کا مطلب یہ ہے کہ مہر آنحضرت صلعم پر لگی ہے جو درست نہیں۔

پنجم۔ مودودی صاحب اور دوسرے علماء اس بیّن حقیقت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ مُہر اوّل اور مُہر ثانی۔ ڈاکخانہ والی مہر اور لفافہ والی مُہر اور خاتم اور النّبیّین میں ایک ربط اور تعلق ہے۔ ان میں ایک مہر اثر اور اپنا فیض پیدا کرتی ہے اور دوسری مہر اس کا پیدا شدہ اثر ہے۔

یہ علماء خاتم کے معنے مُہر اوّل جو دوسروں کو فیض پہنچائے قبول نہیں کرتے اور خاتم کے دوسرے معنے یعنی "اثر حاصل" چسپاں نہیں ہوتے۔ پھر مجبور ہوکر یہ "اثر حاصل" کے مجازی معنے آخری کیے کرتے ہیں لیکن ان کی اس غلطی سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ اس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض بند ہوتا ہے اور دوسرے انبیاء کا فیض جاری ہوجاتا ہے۔ خاتم النّبیّین کی ترکیب ایسی ہے کہ اگر محمد رسول اللہ کو مُہر اوّل تسلیم نہیں کیا جاتا تو دوسرے انبیاء کو فیض دینے والا ماننا پڑے گا۔ گویا اس طرح محمد رسول اللہ اور اُمّتِ محمدیہ کے دوسرے بزرگان نے دیگر انبیاء سے فیض لیا۔ نعوذ باللہ

مودودی صاحب نے اپنے رسالہ ختم نبوت کے صفحہ ۹ پر لکھا ہے " ایک دوسری تاویل اس گروہ نے یہ بھی کی ہے کہ "خاتم النّبیّین" کے معنی "افضل النّبیّین" کے ہیں ـــ لیکن غور کرنا چاہیئے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ خاتم النّبیّین ہونے کی وجہ سے آپؐ افضل النّبیّین ہیں۔ اِنِّیْ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ۔ کیا آنحضرت صلعم نے بھی تاویل کی تھی ـــ !؟

اس کے علاوہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام جلد چہارم میں خاتم کے معنی منبع اور سرچشمہ کے ہیں۔ کیا جو انبیاء کے لئے روحانی سرچشمہ ہو وہ افضل نہ ہوگا ـــ اسی طرح خاتم الانبیاء میں خاتم اور انبیاء ایک وصف سے متصف ہیں یعنی وصف نبوت سے۔ اس لئے خاتم کو معنی کی غرض سے نبی سے بدل کر یہ کہہ سکتے ہیں نبی الانبیاء۔ جب یہ دونوں یعنی خاتم اور انبیاء ایک ہی وصف سے متصف ہوں تو اس کے معنے افضل الانبیاء کے ہوتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

شہد کے متعلق اقوالِ زرّیں

مرسلہ: مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ

شہد کے متعلق ذیل میں چند اقوالِ زرّیں پیش کئے جاتے ہیں۔

قرآن مجید میں ذکر:-

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (نحل)

ترجمہ:... اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ تو پہاڑوں اور درختوں میں اور جو (انگوروں وغیرہ کے لئے لوگ) ٹٹیاں بناتے ہیں ان میں (راہنے) گھر بنا پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے (تھوڑا تھوڑا لے کر) کھا اور اپنے رب کے (بتائے ہوئے) طریقوں پر (جو تیرے لئے) آسان (کئے گئے) ہیں چل۔ ان (مکھیوں) کے پیٹوں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جو مختلف رنگوں کی ہوتی ہے جس میں لوگوں کیلئے شفاء ہے۔

... اصحاب الجنۃ کے لئے عسلِ مصفّٰی یعنی پاک وصاف شہد بھی ہوگا۔ (سورۃ محمد آیت ۱۶)

احادیث میں ذکر:- سیدنا محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سورۃ تحریم کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہد کو بہت پسند کیا کرتے تھے اور اس کے پسند کرنے کی وجہ یہ تھی کہ خدا تعالیٰ نے اس کی تعریف قرآن شریف میں فرمائی ہے۔ آپ کی بیوی زینبؓ کے پاس بہت عمدہ شہد تھا عرب میں چونکہ گرمی سخت ہوتی ہے وہ آپ کو دوپہر کے وقت شہد کا شربت پلاتیں۔"

(حقائق القرآن صفحہ ۳۱۰)

اب احادیث میں جو ذکر آیا ہے اس کے متعلق ایک وضاحت ضروری ہے چنانچہ محمود المصلح الموعود فرماتے ہیں:-

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طب سے واقف تھے چنانچہ حدیثوں میں آپ کے فرمودہ نسخے موجود ہیں اور لوگوں نے طب نبوی کے نام سے کتابیں بنائی ہیں اگرچہ ان میں بناوٹی نسخے بھی ہیں مگر سچے بھی ہیں جو رسول کریم کے فرمودہ ہیں۔"

(درس القرآن صفحہ ۳۶)

چنانچہ لکھا ہے کہ ابو نعیمؒ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کو شہد بہت زیادہ مرغوب تھا۔

ف:- علماء نے لکھا ہے کہ حضرتؐ کو شہد اس واسطے محبوب تھا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے اور اس لئے اطباء نے اس کے بے شمار فوائد لکھے ہیں کہ اگر نہار منہ اس کو چاٹے تو بلغم کو دور کرتا ہے اور معدے کو دھوتا ہے اور اس کو جلا کرتا ہے اور اس کے فضلات کو دفع کرتا ہے۔ اور اس کے سُدّوں کو کھولتا ہے اور معدے کو معتدل کرتا ہے اور دماغ کو قوت بخشتا ہے اور حرارت غریزی کو قوی کر دیتا ہے اور رطوبت بدن کو دور کر دیتا ہے اور سرکہ کے ساتھ اگر کھایا جائے تو صفراوی مزاج کو بھی فائدہ دیتا ہے اور مثانہ میں قوت پیدا کرتا ہے اور سنگ مثانہ کو دور کرتا ہے اور پیشاب کے بند کو کھول دیتا ہے اور ریاح کو دفع کرتا ہے اور فالج اور لقوہ کے لئے بے حد مفید ہے اور قوت باہ زیادہ کرتا ہے اور بھوک زیادہ لگاتا ہے۔"

(طب نبوی صفحہ ۱۴۹،۱۵۰ ناشر ملک پبلشرز پرائیویٹ لمیٹڈ دیوبند مطبوعہ اگست ۱۹۷۹ء)

حضرت مصلح موعودؓ شہد کی احادیث کے متعلق ایک حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"احادیث میں آتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں چونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہد میں شفا ہے (نحل ع ۹) اس لئے آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو شہد پلاؤ حالانکہ طبی طور پر شہد دست لاتا ہے اسہال بند نہیں کرتا۔ وہ گیا اور اس نے جا کر شہد پلا دیا اس کے بھائی کے دست اور بھی بڑھ گئے۔ وہ پھر رسول کریمؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرے بھائی کے دست تو اور زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور شہد پلاؤ وہ گیا اور پھر اس نے شہد پلا دیا جس پر اس کے اسہال اور بھی بڑھ گئے وہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ اس کو تو اور زیادہ دست آنے لگ گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اور خدا سچا ہے۔ جاؤ اس کو اور شہد پلاؤ چنانچہ اس نے پھر شہد پلایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے اندر سے ایک بڑا سدّہ نکلا اور اس کے اسہال جاتے رہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۳۹۰ تفسیر سورۃ عنکبوت)

نیز شہد کی نسبت ارشاد خداوندی (نحل ع ۹) کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:-

"اس میں مکھی کا مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ مکھی کو ہم یہ وحی کیا کرتے ہیں کہ مختلف پھلوں پھولوں سے غذا لے اور پھر اس کو ان درائع سے کام لے کر جو ہم نے تیرے اندر پیدا کئے ہیں اور احکام الٰہی کے مطابق چل کر شہد تیار کر۔ پھر فرماتا ہے کہ جب وہ شہد نکلتا ہے تو وہ مختلف رنگوں اور مختلف قسموں کا ہوتا ہے مگر سب قسموں کے اور سب رنگوں کے شہدوں میں یہ خاصیت مشترک ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کے لئے شفاء کا موجب ہوتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۱۹۱)

ایک اور جگہ "مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ" (سورۃ نحل ع ۹) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت سے ایک نئے مضمون کو شروع کیا اور رنگوں کے اختلاف کو پیش کیا کہ وہ بھی تاثیرات رکھتے ہیں اور انسان اُن سے بھی فائدہ اُٹھاتا ہے۔ قرآن کریم کیا عظیم الشان کلام ہے جو ان حکیمانہ اُمور کو اس زمانہ میں بیان فرماتا ہے جبکہ دنیا اُن سے کُلّی طور پر ناواقف تھی رنگوں کی تاثیرات کی دریافت علمی طور پر موجودہ زمانہ میں ہوئی ہے حتیٰ کہ بنفشی شعاعوں اور ماوراء بنفشی شعاعوں اور کئی قسم کی دوسری شعاعوں کی دریافت سے بیماریوں کے علاج میں غیر معمولی مدد ملی ہے اور جب یہ بھی ایک نیا باب علاج بالالوان کا کھل گیا ہے۔ یعنی مختلف رنگوں کی بوتلوں میں پانی رکھ کر اور سورج کی شعاعوں کے سامنے پر رکھ کر خالی پانی کو دوائی کی صورت میں بنا دیا جاتا ہے گو یہ طریق علاج اب تک علمی حد تک نہیں پہنچا مگر اس کے بعض فوائد تا قابل انکار ہیں۔ ان کے علاوہ یہ امر تجربہ شدہ ہے کہ ایک ہی قسم کی تیار رنگ کے اختلاف کی وجہ سے مختلف تاثیرات ظاہر کرتی ہیں .... چیز ایک ہی ہوتی ہے لیکن رنگ کے تغیر سے اس کے فوائد میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے بہت سی چیزوں کے فوائد معلوم ہو گئے ہیں اور بہت سی کے ابھی مخفی ہیں مگر اس حد تک معلوم کا انکشاف ہو چکا ہے کہ رنگوں کی تاثیرات کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ موجودہ طب میں تو خفیف رنگوں سے بعض شدید بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے ...... غرض رنگوں کی تاثیرات ایک ثابت شدہ حقیقت ہیں۔ گو اب تک مکمل نہیں ہوا قرآن کریم اس طرف اشارہ فرماتا ہے اور توجہ دلاتا ہے کہ اجزاء تو ایک ہیں ان کے رنگ تک تمہارے فائدہ میں لگے ہوئے ہیں اور کیسی کیسی باریک راہوں سے اللہ تعالیٰ نے تمہاری جسمانی ترقی کے سامان پیدا کئے ہیں مگر تم اب بھی نہیں سمجھتے کہ روحانی ترقی کے لئے بھی ویسے ہی وسیع بلکہ اس سے بھی زیادہ وسیع سامان پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۱۹۳ مطبوعہ قادیان ۱۹۴۰ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں شہد کے "الوان" کے متعلق تحقیق کرنے کی خصوصی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

"قرآن کریم میں شہد کے رنگ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس۔ شہد کی مکھی تو عرصہ سے کر رہی ہے اس کی جن درخصوصیات کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے ان میں سے ایک مختلف الوانہٗ ہے میرے خیال میں اس سے مراد صرف رنگ ہی نہیں کیونکہ عربی زبان میں "لون" زیادہ وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ سو میرا مشورہ یہ ہے کہ نقطہ "لون" کی تحقیق کریں۔ اس میں چھپے ہوئے پیغام کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کریں اس ایک لفظ میں مختلف بیماریوں کے علاج کا راز مخفی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اگر آپ شہد کے رنگوں کا شعبہ تیار کر لیں تو شاید آپ کو قدرت کے اس سربستہ راز سے آگاہی ہو جائے یہ بھی ممکن ہے کہ ایک خاص رنگ کا شہد ایک خاص بیماری کے لئے مفید ہو .... لفظ "لون" قرآن کریم میں بلاوجہ بیان نہیں کیا گیا اس میں ضرور کوئی پیغام مخفی ہے اور اس پیغام میں مختلف بیماریوں کا علاج کا راز مضمر ہے۔"

(النصر لندن ۷ر جنوری ۱۹۸۶ء بحوالہ بدر ۲۰ر فروری ۱۹۸۶ء صفحہ ۹)

درخواست دعا

مکرم الیاس احمد صاحب جلیل ساکن ... کافی دنوں سے گردے کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ ... کی کامل صحت یابی اور تبلیغی میدان میں زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

ہفتہ قرآن مجید

۴ جولائی سے ۱۰ جولائی تک تمام جماعتیں پورے اہتمام سے منائیں

ہندوستان کی احمدی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہفتہ قرآن مجید ۴ جولائی سے ۱۰ جولائی ۱۳۶۵ ہش وفا (۱۹۸۶ء) کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ لہذا تمام جماعتیں ان تاریخوں میں ہفتہ قرآن مجید منانے کا اہتمام کریں۔ اور قرآن مجید میں بیان فرمودہ احکامات و تعلیمات کی روشنی میں مختلف عنوانات پر اجلاسات میں تقاریر کریں۔ تقاریر کے لئے چند عنوانات درج ہیں۔ قرآن کریم تمام عالم کیلئے ہدایت ہے ۔ قرآن کریم کی عظمت و شان ۔ قرآن کریم کا دنیا پر احسان۔ قرآنی تعلیم عالم معاد سے متعلق ۔ ہستی باری تعالیٰ از روئے قرآن مجید۔ قرآن مجید کی رُو سے علم اور معرفت الٰہی کے ذرائع ۔ قرآن مجید میں جملہ الہامی کتب کی صحیح تعلیم ۔ قرآن کریم کی رُو سے اعمال صالحہ و ذکر الٰہی کی ضرورت ۔ فلاح و نجات کا سرچشمہ قرآن ہے ۔ تقویٰ اللہ اختیار کرنے کا حکم قرآن مجید میں۔ قرآن مجید میں انفاق فی سبیل اللہ کا حکم ۔ قرآن مجید کی رُو سے تربیت اولاد اور اطاعت والدین۔

تمام عہدیداران جماعت۔ مبلغین و معلمین ہفتہ قرآن مجید پوری شان و اہتمام سے منعقد کریں ۔ اور تفصیلی رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجوائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ضروری اعلان بابت چندہ شرط اوّل

تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری فرمودہ نظام وصیت میں چندہ شرط اوّل موصی کی حیثیت کے مطابق ہے یعنی جتنی زیادہ سے زیادہ حیثیت ہو ادا کیا جائے۔ لیکن اس کی کم از کم شرح صدر انجمن احمدیہ نے اپنے فیصلہ ۶۹ ع ۲۰.۸۶ ۔ ۲۲ میں مبلغ /۲۰ روپے مقرر رکھی ہے ۔ لہذا تمام افراد جماعت آئندہ وصیت کرتے وقت اس کا خیال رکھیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

قواعد تقرر قاضی صاحبان جماعتہائے ہندوستان

الفضل مجریہ ۸ فروری ۱۹۸۹ء میں شائع شدہ ہدایت کے مطابق جماعت ہائے احمدیہ میں مقامی قاضی صاحبان کا تقرر (انتخاب کی بجائے) امیر یا صدر جماعت سے موزوں اسماء مع کوائف لے کر ان میں سے کیا جائیگا۔ بیرونی جماعتوں میں مقرر ہونے والے ایسے قاضی صاحبان کی منظوری تین سال کے لئے ہوگی۔

امراء صاحبان و صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ ان قواعد کی تعمیل میں اپنی جماعتوں کے موزوں احباب کے نام مع کوائف۔ تعلیمی قابلیت۔ سابقہ تجربہ۔ عمر کی تعیین تحریر کر کے مرکز میں برائے تقرر قاضی صاحبان بھجوائیں۔ ان قواعد کے علاوہ کسی انتخاب قاضی صاحبان کی منظوری نہیں دی جاسکتی۔

ناظم دار القضاء قادیان

درخواست دعا مکرم محمد اسمٰعیل صاحب شاہ گنج حیدر آباد اپنی کاروباری پریشانیوں کی دوری۔ دینی و دنیوی نعمتوں کے حصول کے لئے نیز نیک صالح اولاد کی نعمت حاصل ہونے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار ۔ بشارت احمد حیدر قادیان

افسوس مکرم مرزا محمود احمد صاحب درویش وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۲۱ احسان (جون): مکرم مرزا محمود احمد صاحب درویش مورخہ ۱۹، ۲۰ جون کی درمیانی شب ۱۱ بجے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مکرم مرزا کریم بیگ صاحب سیالکوٹ کے بیٹے تھے۔ جو کہ ہجرت کر کے قادیان میں آباد ہو گئے تھے۔ ۱۹۴۷ء سے چند سال قبل قادیان میں وفات پائی۔ تقسیم ملک کے وقت مکرم مرزا محمود احمد صاحب اپنی والدہ صاحبہ اور بہن بھائیوں کے ساتھ لاہور چلے گئے تھے۔ ۱۹۴۸ء میں جب چند درویشوں کا تبادلہ عمل میں آیا تو شروع ۱۹۴۸ء میں قادیان آکر درویشوں میں شامل ہوئے بڑے جوشیلے نوجوان تھے۔ دین کی خدمت کا جذبہ بہت تھا۔ احمدیت کے لئے جوش جذبہ اور غیرت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ۱۹۵۵ء میں جب سیلابوں کی وجہ سے مرکز قادیان دیگر جماعتوں سے کٹ کر رہ گیا۔ تو کسی محفوظ مقام سے جاکر باقی جماعت کو قادیان کے مرکز کی خیریت کی اطلاع دینا تھی۔ رستے خراب تھے۔ کئی مقامات سے پانی میں تیر کر جانا تھا۔ مرزا صاحب مرحوم اس خدمت کے لئے تیار ہو گئے۔ اور یہ جوان ہمت درویش پیدل بھاگتا ہوا۔ جہاں پانی آیا اُس کو تیر کر عبور کرتا ہوا۔ جہاں سواری مل سکی اس سے فائدہ اُٹھاتا ہوا ۲۰۰ میل کی دُوری تک گیا۔ اور باقی جماعت کو مرکز قادیان کی خیریت کی اطلاع پہنچانے کا موجب بنا۔ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔

مورخہ ۲۱ جون کو ۶½ بجے شام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت قادیان نے احباب جماعت کی کثیر تعداد کے ساتھ احاطہ لنگرخانہ میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی ۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے ۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ اور پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین (ادارہ بدر)

جماعت احمدیہ کی طرف سے

چیف منسٹر پنجاب کی خدمت میں قرآن مجید کے پنجابی ترجمہ کا تحفہ

مورخہ ۱۲.۶.۸۶ کو ضلع گورداسپور کے گاؤں سدھواں (نزد گھمیالی) میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب سُرجیت سنگھ صاحب برنالہ اپنے دو کیبنٹ منسٹرز کے ساتھ ایک بھاری پبلک جلسہ سے خطاب کرنے کے لئے تشریف لائے اس موقعہ پر مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ناظر امور عامہ کی قیادت میں مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ، مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد، مکرم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ (ریٹائرڈ) اور خاکسار جناب چیف منسٹر صاحب سے ملاقات کے لئے سدھواں گئے۔

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ناظر امور عامہ نے جناب چیف منسٹر صاحب کو خوش آمدید کہا اور انہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ پنجابی ترجمہ کے قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا ہے ۔ جو انہوں نے نہایت ادب و احترام کے ساتھ قبول فرمایا۔ نیز اس موقعہ پر قادیان شہر کی ترقی کے متعلق بعض تجاویزات بھی جناب چیف منسٹر صاحب کو پیش کئے گئے۔

خاکسار ۔ منیر احمد حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ

بدر کی اعانت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے! مینیجر بدر

مختلف مقامات میں جلسہ ہائے یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

★ــــ مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیما پوری مبلغ اٹارسی تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۷ مئی کو احمدیہ مسلم مشن اٹارسی میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم عبد الباری صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں بعد دعا یہ بابرکت اجلاس ختم ہوا۔

★ــــ مکرم شمس الدین خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ سورو رقمطراز ہیں کہ ۲۷ مئی کو مسجد احمدیہ سورو میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ یہ جلسہ خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد عزیزم دلاور علی خان صاحب عزیزم سید [illegible] احمد صاحب عزیزم خالد حسین صاحب اور مکرم حاتم خان صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے صدارتی تقریر کی اور احباب کو خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی محمد مقبول صاحب ظفر مبلغ بھاگلپور بہار اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۷ مئی کو مسجد احمدیہ بھاگلپور میں مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم محمد تمیم عالم صاحب ایڈووکیٹ مکرم مبارک احمد خان صاحب مکرم آفتاب احمد خان صاحب اور عزیز مظفر یونس صاحب نے خلافت کے مختلف عناوین پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ نے دعا کرائی جس کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۷ مئی کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا اور شیرینی تقسیم کرنے کے بعد یہ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم بشیر الدین اللہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سکندرآباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۵ مئی کو زیر صدارت محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب نے اخبار بدر سے حضور اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے قرآن مجید سے آیت استخلاف کی تفسیر بیان کی بعد ازاں دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔ مردوں کے علاوہ کثیر تعداد میں لجنہ و ناصرات بھی شریک جلسہ ہوئیں۔

★ــــ مکرم مولوی عبد السلام صاحب انور مبلغ ریشی نگر تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۷ مئی کو مسجد احمدیہ ریشی نگر میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جلسہ مکرم عبد السلام صاحب لون صدر جماعت کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم نثار احمد صاحب ایتو اور خاکسار نے تقاریر کیں اس کے بعد صدارتی تقریر ہوئی۔ اور اجلاس بعد دعا برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم خلیل احمد صاحب صدیقی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کانپور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت خاکسار کے مکان پر منعقد ہوا۔ یہ جلسہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا ایک ولولہ انگیز اقتباس پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم سید تنویر علی صاحب نے تقریر کی۔ مکرم حاجی ظفر عالم خان صاحب نے نظم سنائی آخر میں مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر نے صدارتی تقریر کی۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۷ مئی کو حیدرآباد و سکندرآباد کا مشترکہ جلسہ یوم خلافت احمدیہ جوبلی ہال میں ہوا۔ یہ جلسہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد خاکسار اور محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم سید شجاعت حسین صاحب نے نظم پڑھی۔ بعد جلسہ اجتماعی افطار محترم سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم یادگیری کی طرف سے آپ کے فرزندان نے کروایا بعد دعا یہ پروگرام ختم ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۷ مئی کو جامع مسجد کنڈور میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ یہ جلسہ خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار مکرم محمد [illegible] صاحب صدر جماعت نے تقریریں کیں۔ لوکل مجلس نے جلسہ کی پوری کارروائی بہت اہتمام کے ساتھ ساعت فرمائی۔ یہ جلسہ صدر صاحب اور دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب ہی لکھتے ہیں کہ ۲۹ مئی کو مسجد احمدیہ محمد نگر ورنگل میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم عبد الستار صاحب معلم وقف جدید اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر بعض نومبائعین نے یوم خلافت کے سلسلہ میں سوالات بھی کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ بھدرک تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۷ مئی کو مسجد احمدیہ بھدرک میں یوم خلافت کا جلسہ مکرم محمد تبارک صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد خاکسار، مکرم مولوی ہارون رشید صاحب صدر جماعت نے تقاریر کیں۔ بعدہٗ مکرم محمد تبارک صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

★ــــ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ بھدرواہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۷ مئی کو زیر صدارت مکرم ماسٹر عبد الرزاق صاحب منہاس جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد خاکسار اور عزیز محمد لطیف منہاس عزیز گوہر حفیظ خان مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب صدر جماعت [illegible] اقبال ملک صاحب مکرم محمد نذیر صاحب منہاس نے تقاریر کیں۔ اس دوران عزیز عبد الباسط رشید منہاس نے نظم پڑھی۔ آخر میں صدر جلسہ نے دعا کروائی اور جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم [illegible] عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ الرّیوم کیرلہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۳۰ مئی کو بعد نماز جمعہ احمدیہ مسلم مشن الرّیوم میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ مکرم ایم [illegible] علی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد صدر جلسہ مکرم ایم۔ اے فرید صاحب مکرم اے حمید صاحب مکرم ایم کویا صاحب اور خاکسار نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم [illegible] احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساوت واڑی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ مکرم یوسف خان صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم منصور احمد صاحب مکرم نذیر احمد صاحب بیجی اور خاکسار نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر جلسہ نے تقریر کی۔ بعد دعا یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم سی ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۳۰ مئی کو جماعت احمدیہ الانوید میں زیر صدارت مکرم بی نانی [illegible] احمد صاحب صدر جماعت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد صدر جلسہ مکرم کے یوسف صاحب مکرم کے محمد کنی صاحب مکرم سی محمد صاحب مکرم سی عبد الکریم صاحب اور مکرم سی عبد [illegible] صاحب مکرم کے نور الدین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم سی ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید ہی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ یکم جون کو جماعت احمدیہ موریاتی میں زیر صدارت مکرم پی۔ ایم [illegible] صاحب جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم اور صدر جلسہ کے افتتاحی خطاب کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا۔ [illegible] خاکسار اور مکرم پی شہید [illegible] صاحب نے خلافت کی اہمیت و برکات اور [illegible] روشنی ڈالی۔ صدر جلسہ کی [illegible] اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو اس اعلان سے ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر مطلع فرمائیں تاکہ تحقیق ... کی جا سکے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۹۴۱ :- میں صغریٰ بیگم زوجہ مکرم فیض احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۲}{۸۲}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ منقولہ جائیداد میں زیور کوئی نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس سلائی مشین ہے جس کی قیمت ۲۱۵/- روپے ہے اور مہر مبلغ ۱۵۰/- روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں۔ مجھے میرے خاوند ماہوار دس روپے بطور جیب خرچ دیتے ہیں۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جب کبھی کوئی آمد یا جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دوں گی۔ نیز بوقت وفات میری جو بھی جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبد اللطیف مکانہ	صغریٰ بیگم	فیض احمد خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۵۰۰۵ :- میں رحیمہ بی بی بیوہ شیخ شمیر الدین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۰ء ساکن تارا کوٹ ڈاکخانہ تارا کوٹ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۲۴}{۸۲}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائیداد ۱۵ گونٹھ زمین جس کی قیمت ۱۰۰/- روپیہ ہے جو کہ میرے خاوند مرحوم کی طرف سے مجھے ملی تھی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گی اور اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت ہوگی۔ نیز وفات کے بعد اگر کوئی ترکہ ہوگا تو اس کی بھی مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم اس ناچیز کی وصیت کو قبول کرے آمین ثم آمین

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ نظام الدین	رحیمہ بی بی	محمد جمال احمدی صدر جماعت

وصیت نمبر ۱۵۷۴۱ :- میں بشارت احمد ولد سراج احمد صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۱}{۸۲}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میں طالب علم ہوں مجھے ماہانہ جیب خرچ میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۲۰/- روپے ملتا ہے میں اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ زندگی میں اگر کوئی بھی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بحارت کو کرتا رہوں گا۔ یہ میری وصیت آج ... سے نافذ ہوگی۔ مندرجہ بالا تمام عبارات میری یہ وصیت نافذ ہوگی۔ نیز میری وفات پر جتنا بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی

مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نصیر احمد خادم	بشارت احمد	محمد احمد نائب قائد

وصیت نمبر ۱۴۵۹۲ :- میں محمد قمر عالم سولیجہ ولد مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کانپور ڈاکخانہ کانپور ضلع کانپور صوبہ یوپی۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۸}{۸۲}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد بذریعہ تجارت ہے جو اس وقت مبلغ چھ صد روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد احمد سولیجہ	محمد قمر عالم سولیجہ	ممتاز احمد ہاشمی

وصیت نمبر ۱۴۶۱۷ :- میں محمد منور ولد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱}{۸۲}$ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے:-

چار ایکڑ اراضی واقع ننگل باغباں جو ہم پانچ بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کا میں مالک ہوں اس کے علاوہ میرے والد محترم والا گیارہ کنال جس کی تفصیل محترم والد صاحب اور میری فائل میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ دس مرلے کا پلاٹ سکنی واقع ربوہ (الف محلہ) اور نقد روپیہ ہم پانچ بھائی دو بہنیں اور والدہ محترمہ میں مشترکہ ہے۔ بمطابق شرعی تقسیم میں جو میرے حصہ میں آئے گا۔ اس کا اور مندرجہ بالا چار ایکڑ کے ۱/۵ حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس زمین کی امد کا حصہ آمد میرے بھائی مکرم محمد اکرم صاحب صالانہ ادا کر دیا کریں گے۔

اس کے علاوہ میں بیرونی ملک ملازمت کرتا ہوں۔ جہاں مجھے دو ہزار روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد شریف درویش	محمد منور	محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر ۱۴۶۶۹ :- میں عبد الرحمن مسلم ولد مکرم اسحٰق صاحب قوم احمدی پیشہ تبلیغ عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۰ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱}{۸۳}$ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد مبلغ ۵۸۶/- روپے پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو بھی دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ

قادیان بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بجارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ۸۶ سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
بشیر احمد بہار	عبدالرحمٰن ذ مسلم	منظور احمد ولد عبدالرحمٰن مرحوم

وصیت نمبر ۱۴۷۸۱ ـــــ میں ایاز احمد خان ولد مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۴-۸۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرے والد محترم با حیات ہیں۔ مجھے اس وقت مبلغ ۲۰/- روپے میرے والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بجارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بجارت ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم رئی ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شیخ ابراہیم	ایاز احمد خان	احمد نور خان

وصیت نمبر ۱۴۷۹۱ ـــــ میں امۃ الشہیر زوجہ سلطان احمد صاحب ناصر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۴-۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بجارت ہوگی۔ میری اس وقت موجودہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند	۲۰۰۰ ـــ ۰۰
زیور طلائی کانٹے ہار انگوٹھی ۴ تولہ	۸۰۰۰ ـــ ۰۰
زیور نقری ہار کانٹے پازیب ۱۰ تولہ	۲۵۰ ـــ ۰۰
میزان	۱۲۵۵۰ ـــ ۰۰

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الموصیہ	گواہ شد
سلطان احمد ناصر خاوند موصیہ	امۃ الشہیر	جلال الدین صاحب

وصیت نمبر ۱۴۷۶۲ ـــــ میں ریحانہ متین بنت صوفی غلام احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱-۸۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرے پاس ایک گھڑی جس کی قیمت ۲۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر اس کے علاوہ کسی قسم کی کوئی اور جائیداد اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ قادیان کو دوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ خاکسار کی وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الموصیہ	گواہ شد
غلام احمد والد موصیہ	ریحانہ متین	ممتاز احمد

وصیت نمبر ۱۴۷۶۶ ـــــ میں سیدہ زہرہ جبیں زوجہ سید عبدالحفیظ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ڈاکخانہ کھنہ بل ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۴-۸۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بجارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے اس وقت میری ماہوار آمد بسلسلہ ملازمت ۱۲۰۰/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتی رہوں گی۔

منقولہ:- زیور سونا طلائی چین ۲ تولہ۔ چوڑیاں ۳ تولہ۔ ۳ انگوٹھیاں ۲ تولہ۔ کانٹے ۱/۲ ۱ تولہ کل ۱/۲ ۸ تولہ موجودہ قیمت ۱۸۳۰۰/- روپے۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی نئی جائیداد بناؤں تو اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو دوں گی۔ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الموصیہ	گواہ شد
سید نصیر الدین انسپکٹر	سیدہ زہرہ جبیں	محمد اکبر نائب ناظر بیت المال

وصیت نمبر ۱۴۷۶۹ ـــــ میں امۃ القدیر زوجہ عبدالمومن صاحب راشد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱-۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بجارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

طلائی زیور دو انگوٹھی وزن ۷ گرام	۱۴۰۰ ـــ ۰۰
" " چین " ۴ گرام	۲۸۰ ـــ ۰۰
" " ہار " ۱۱ گرام	۲۲۰۰ ـــ ۰۰
" " ٹاپس کان کے ۲ عدد ۴ گرام	۸۰۰ ـــ ۰۰
نقری پازیب ۲۵ گرام	۱۲۵ ـــ ۰۰
مہر بذمہ خاوند	۲۰۱۱ ـــ ۰۰
میزان	۹۳۳۶ ـــ ۰۰

اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے میرے خاوند کو اس وقت ۶۲۲/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
غلام قادر درویش	امۃ القدیر	عبدالمومن راشد خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۷۷۰ ـــــ میں سید عبدالمجید منیر ولد مکرم عبدالستار صاحب مرحوم قوم سید پیشہ گورنمنٹ ٹیچر عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۴-۱-۸۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بجارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ایک عدد مکان پختہ واقع کوریل جس کی موجودہ قیمت اندازاً	۲۰۰۰۰/- روپے
زمین دو کنال قیمت اندازاً	۴۰۰۰/- روپے

... کے علاوہ محکمہ تعلیم جموں کشمیر میں ملازم ہوں۔ اور مجھے مبلغ گیارہ صد اسی ۱۱۸۰ روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم فروری ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبدالرحیم کشمیری	سید عبدالمجید	عبدالمومن راشد

وصیت نمبر ۲۷۷۸۹:۔ میں صفیہ حلیمہ بنت مکرم قریشی سعید احمد صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ایک جوڑی طلائی بالیاں وزنی ۲ گرام قیمت اندازاً ......۴۰۰ روپے

ایک عدد دستی گھڑی اندازاً قیمت ......۲۰۰ "

مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائیداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ فروری ۱۹۸۶ء سے سمجھی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الاوصیہ	گواہ شد
بشیر احمد	صفیہ حلیمہ قریشی	عبداللطیف ملکانہ

وصیت نمبر ۲۷۷۸۳:۔ میں عطیہ بیگم بنت مکرم قریشی سعید احمد صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ایک جوڑی طلائی بالیاں وزنی ۳ گرام موجودہ قیمت اندازاً ......۴۰۰ روپے

ایک عدد دستی گھڑی موجودہ قیمت ......۳۰۰ "

مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ فروری ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الاوصیہ	گواہ شد
بشیر احمد	عطیہ بیگم قریشی	عبداللطیف ملکانہ

وصیت نمبر ۲۷۷۸۴:۔ میں پی اے بشیر ولد پی کے خاتم صاحب قوم موپلا پیشہ ملازم عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ٹیلی چیری ڈاکخانہ ٹیلی چیری ضلع کینانور صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۸۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۵۰۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم فروری ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ایم کنہامو	پی اے بشیر	وی محمد

وصیت نمبر ۲۷۷۹۱:۔ میں بی بی بتولا زوجہ مکرم محمد معین خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۶ء ساکن بھاگلپور ڈاکخانہ بھاگلپور ضلع بھاگلپور صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰

نقدی کی صورت میں ۲۰۰۰

میزان ۲۵۰۰

اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے بیس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت یکم مارچ ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الاوصیہ	گواہ شد
محمد معین خاں خاوند موصیہ	بی بی بتولا	ممتاز احمد ہاشمی

وصیت نمبر ۲۷۷۹۲:۔ میں ناصرہ یونس بنت مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب قوم سید پیشہ طالب علمی عمر ۱۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھاگلپور تاتار پور۔ ڈاکخانہ بھاگلپور ضلع بھاگلپور صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت بھی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیورات طلائی۔ چوڑیاں۔ نکلس۔ کان کے بندے۔ انگوٹھی جن کا وزن ۱۵ تولہ بحساب دو ہزار روپے تولہ کل قیمت ۳۰۰۰۰

نقرئی زیورات پازیب وغیرہ وزنی ۳۰ تولہ بحساب ۴۰ روپے تولہ کل قیمت ۱۲۰۰

میزان ۳۱۲۰۰

اس کے علاوہ مجھے میرے والد محترم کی طرف سے ۲۰/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم مارچ ۱۹۸۶ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الاوصیہ	گواہ شد
ڈاکٹر محمد یونس	ناصرہ یونس	سید صباح الدین انسپکٹر

درخواست دعا

شملہ میں بہت سے کشمیر کے احمدی بھائی کام کرتے ہیں جن میں اکثریت جماعت احمدیہ ناصر آباد کے احباب کی ہے مبلغ ۱۵/- روپے بطور صدقہ میں ادا کرتے ہوئے روزگار میں برکت و ترقی صحت و سلامتی اور پریشانیوں کی دوری نیز اپنے نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار۔ محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ
مقیم قادیان

أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۔ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6. LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275415
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:-279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت ؛ میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا!

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

- الیکٹریکل انجینئرس
- الیکٹریکل ورکنگ
- لائسنس کنٹرکٹس
- موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J. P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389
ٹیلیفون نمبرز

BOMBAY - 58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام۔ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد۔ ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگس کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل، پیٹرول گاڑیوں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS

13 - SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004

PHONE NO. 76360
74350

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI - 571201

PHONE NO. OFFICE - 806
RESI. - 283

ریگزین، فوم، جینس، چمڑے اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ۔ زنانہ و مردانہ، جینٹس بیلٹ، منی پرس، پاسپورٹ کور اور بلیٹ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے!

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیوبلی ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 294

ان شاء اللہ

اَلرَّاجِعُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالرَّاجِعِ فِیْ قَیْئِهٖ

لوٹانے والا اپنے ہبہ کو اس کی مانند ہے جو کھا جائے اپنی قے کو

(محتاج دعا)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIBA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS

SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD-500002.

PHONE NO. 522860.

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش:

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE – 670001

H.O. PAYANGADI – 670303. (KERALA)

PHONE NO. PAYANGADI – 12 – CANNANORE – 4498.

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں کی سیل اور بہترین سروس!

الائیڈ گلو پروڈکٹس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم)

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے!!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر: ۴۲۹۱۶)

حیدرآباد میں

فون نمبر: 42301

پلینڈ موٹر کار پول

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

انسان کا فرض ہے کہ دوسروں کو نفع پہنچائے

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۳)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!